ੴ ਸਤਿਗੁਰਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

دیوان نانک شاہ

(یعنی ترجمہ سکھمنی صاحب بزبان فارسی)

یہ اس قلمی نسخہ کی درست شدہ نقل ہے۔ جو فرانس کے قومی کتبخانہ
واقع پیرس میں موجود ہے

جسے

سردار گنڈا سنگھ سکھ ہسٹری ریسرچ سکالر نے

سکھ ہسٹری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ خالصہ کالج امرتسر کیلئے شائع کیا

وزیر ہند پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام سردار لکھبیر سنگھ پرنٹر طبع ہوا

دیباچہ

جنوری ۱۹۲۱ء میں پیرس میں اپنے مختصر قیام کے دوران میں سرمد کاشانی کی رُباعیات کے قلمی نسخہ کی تلاش کے خیال سے میں فرانس کی قومی لائبریری Bibliotheque Nationale, Paris, میں گیا۔ قلمی نسخے کی فہرست کو دیکھتے دیکھتے میری نظر دیوان نانک شاہ پر پڑی۔ اس کتاب میں دلچسپی ہو جانے کی وجہ سے میں نے لائبریرین سے اسکے دیکھنے کی التماس کی۔ اور میں نے اس میں سے چند اشعار کی نقل لے لی جب میں ہندوستان کو واپس لوٹا تو مجھے معلوم ہُوا کہ یہ سکھوں کے مقدس کلام سکھمنی صاحب کا منظوم فارسی ترجمہ ہے +

میں نے اپنے بھائی سردار سرسُندر سنگھ مجیٹھیہ سے کہا اگر آپ اس کتاب کو سکھ قوم کے لئے کچھ مفید خیال کرتے ہوں۔ تو اس کی مکمل نقل منگوالیں۔ مگر اسکا کوئی خاطر خواہ انتظام نہ کیا جا سکا +

اسکے آٹھ سال بعد ۱۹۲۹ء کے آغاز میں میں پھر پیرس گیا۔ اور ماہ مئی میں خود دیوان نانک شاہ کی نقل کی۔ بعدۂ اس جلدی میں لکھی گئی نقل کو میں نے صاف کر کے نستعلیق میں لکھا۔ اور پھر فارسی نسخہ کی متعدد غلطیوں کو دُور کرنے کیلئے میں نے اپنی نقل کا اصل گورمکھی سکھمنی صاحب کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ان متعدد غلطیوں کا ذمہ وار کاتب ہے جسکی واقفیت کی کمی کا اندازہ اس بات سے لگ جاتا ہے۔ کہ اس نے ہر "بند" کے مقطع میں "نانک" کی جگہ "نایک" لکھ دیا ہے۔ اگرچہ پیرس کی لائبریری کا نسخہ بہت خوشخط لکھا ہوا ہے۔ لیکن وہ اصل نسخہ جس سے پیرس والے نسخہ کی نقل کی گئی ہے۔ خطِ شکستہ میں معلوم ہوتا ہے اسلئے کاتب سے یہ خامیاں ظہور پذیر ہوئیں۔ بعض اوقات محض ایک نقطہ کے بے محل استعمال نے کافی پریشانی کر دی۔ لیکن میں نے ان تمام غلطیوں کو اصل گورمکھی سے مقابلہ کر کے دُور کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ اب غلطی کا بہت کم اندیشہ رہ گیا ہے +

اس نسخہ کی تاریخ کے متعلق ہمیں اس سے زیادہ کچھ علم نہیں کہ اسے کرنل پولیر صاحب اٹھارویں صدی عیسوی کے اختتام میں ہندوستان سے فرانس لائے۔ اور پیرس کی قومی لائبریری کو بطور ہدیہ پیش کیا۔ اور یہ Recueil de poesies mystiques. Persian. Polier 23. کے زیرِ عنوان ۱۶ اگست ۱۸۶۵ء کو فہرست کتب میں درج ہوئی +

میں نے اس نسخہ کی اپنی پہلی نقل پیرس کی قومی لائبریری کو بھیجدی ۔ اور اسکی صاف نقل ہندوستان کو بھیجی کہ جس سے یہ موجودہ لتھو ایڈیشن طبع کیا گیا ہے
میری نظر میں اس نسخہ کی اہمیت اسکے درست ترجمہ اور زبان کی فصاحت میں نہیں بلکہ اس بات میں ہے ۔ کہ یہ نسخہ اس پہلی کوشش کا نتیجہ ہے ۔ جو سکھوں کی مقدس کتب کا غیر زبانوں میں ترجمہ کرنے کے لئے کی گئی ہے ۔
اس نسخہ میں تاریخ اختتام کتابت یا مترجم کا نام کچھ بھی درج نہیں ۔ اور جب تک اس نسخہ کی کوئی اور نقل ہندوستان میں دستیاب نہ ہو جائے اِن امور کے متعلق کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔
میرے خیال میں ہم یہ نسخہ بھائی نند لال صاحب کے نام منسوب نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ ان کی شاعرانہ خوبیاں اس نسخہ کے معیار سے کہیں بڑھ کر ہیں ۔ اور اسی بنا پر نہ ہی ہم اسے دسم پادشاہ (گورو گوبند سنگھ) مصنف ظفر نامہ کے نام نامی سے منسوب کر سکتے ہیں ۔ اور نہ ہی یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے ۔ کہ یہ نسخہ گورو صاحب اور بھائی نند لال کی زیر نگرانی لکھا گیا ہو ۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جاوے تو ضروری ہے کہ بوجہ استقلال جنگ وہ اِسکی اصلاح نہیں کر سکے ۔ بدیں وجہ میں اس خیال کی طرف مائل ہوں ۔ کہ یہ کسی ایسے سکھ معتقد کی محنت کا نتیجہ ہے ۔ کہ جو اصلی گورمکھی سکھمنی صاحب کے مطالب و معانی سے تو بخوبی واقف تھا ۔ اور ایک حد تک فارسی و عربی ذخیرہ الفاظ سے بھی آشنا تھا ۔ لیکن ان ہر دو زبانوں کے

شاعرانہ اور صرف و نحو کے اصولوں سے واقف نہ تھا ۔

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی مسلمان کی تحریر ہو؟ مگر یہ غیر اغلب ہے۔ کیونکہ وُہ اصلی مطالب و معانی کا اتنا ماہر نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ اور نہ ہی وہ فارسی کی طرزِ تحریر سے اسقدر ناواقف ہو سکتا ہے ۔

بُہت کم حالات میں اصل ہندی الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ اشٹپدی ۱۲-۲ میں جنجال ۔

اگرچہ یہ ترجمہ آزاد سا نظر آتا ہے۔ پھر بھی یہ بہت حد تک اصل کے مطابق ہے۔ یہ مطابقت اس امر پر دال ہے کہ مترجم نے متن کا بذاتِ خود مطالعہ کیا تھا۔ یا کسی نے متن کے سمجھنے میں اس کی مدد کی ہے۔ مترجم اہلِ تصوف و اہلِ فقہ کی اصطلاحات سے واقف نظر آتا ہے۔ پھر بھی کہیں کہیں ہندی اصطلاحات نظر آتی ہیں ۔

ہم یہ خیال نہیں کر سکتے کہ شہزادہ داراشکوہ نے یہ ترجمہ فارسی میں کروایا ہو۔ اگرچہ اس کو اپنے بزرگ اکبر اعظم کی طرح غیر مذاہب کے تعارف کا بے حد شوق تھا۔ اور اس نے اپنشدوں وغیرہ کو فارسی لباس پہنایا۔ اگر شہزادہ موصوف نے یہ ترجمہ کروایا ہوتا۔ تو اس کا علمی معیار کہیں بہتر ہوتا۔ یہ ترجمہ باوجود نقائص کے طبع کرنے کے قابل خیال کیا گیا ہے۔

مگر اس کی طباعت اس کو صرف عدم سے بچانے کی غرض سے ہی نہیں کی گئی۔ بلکہ مترجم کی محنت اور عقیدت کو مدِ نظر رکھکر کی گئی ہے۔ خدا جانے زمانہ کب اس کے مصنّف اور تاریخ ترجمہ کا انکشاف کرتا ہے ۔

نسخۂ پیرس کی غلطیوں کو فٹ نوٹوں کی صورت میں دے دیا گیا ہے۔ شکیہ الفاظ کو اصل حالت پر ہی رہنے دیا ہے۔ فٹ نوٹوں میں .P.M سے مراد Paris Manuscript (نسخۂ پیرس) اور .O.S سے مراد Original Sukhmani (اصل سکھمنی) کی ہے ۔

پہلے خیال تھا کہ نسخۂ پیرس کو صرف ایسی درستیوں کے ساتھ شائع کر دیا جائے۔ جو صاف صاف نظر آتی ہوں۔ غلط متن کو فٹ نوٹوں میں دے دیا جاوے۔ اور ساتھ ہی شکیہ غلط متن کو جوں کا توں ہی رہنے دیا جائے۔ اور اصل گورمکھی سکھمنی سے مقابلہ کر کے درست الفاظ کو فٹ نوٹوں میں دے دیا جاوے ۔

بدقسمتی سے کاتب کی لاپرواہی سے (جو لیتھو میں کمپوزیٹر کی جگہ ہوتا ہے) یہ تسلی بخش طور پر سرانجام نہ ہو سکا۔ مگر امید واثق ہے کہ اس کا موجودہ متن کی اہمیت پر کوئی خاص اثر نہ ہو گا۔ کیونکہ اغلاط کو فٹ نوٹوں میں دے دیا گیا ہے ۔

یہ نظر آئے گا۔ کہ اکثر حالات میں جہاں اصلاح کی گئی ہے۔ اس بات کا خیال رکھا گیا ہے۔ کہ اُسے دُرست کردہ الفاظ کے قریب رکھا جاوے۔ جن کا کاتب کی لاپرواہی سے غلط ہو جانے کا احتمال تھا۔

وزن اور صرف و نحو کی غلطیوں کو دُرست کرنے کی تقریباً کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ مگر جہاں تھوڑی سی ہی تبدیلی سے اصلاح ہو سکتی تھی کر دی گئی ہے۔ ورنہ ان تمام غلطیوں کو درست کرنے کا کام نئے سرے سے کتاب لکھنے کے برابر تھا۔

ناشرانِ کتاب ہٰذا پیرس کی قومی لائبریری کے مرہونِ منت ہیں کہ انہوں نے انہیں اس کی اشاعت کی اجازت فرمائی ہے۔ یہاں ہم مذکورہ لائبریرین صاحب کے سارٹیفکیٹ کی نقل دیتے ہیں :-

"میں ای بلوشے قومی لائبریری کے قلمی نسخوں کے سیکشن کا لائبریرین اس امر کی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ سردار امراؤ سنگھ شیرگل نے قومی لائبریری کے دیوان نانک شاہ کے نسخہ نمبر ۶۹۶ کی نقل لی ہے۔"

دستخط

ای بلوشے

قلمی نسخہ کے اندرونی ورق پر مندرجہ ذیل نوٹ دیا ہوا ہے :-

Recueil de poesies mystiques
Persan,
Potier 23,
Volume de 55 Feuillete.
16 Aout, 1875

یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ نسخہ فارسی صوفیانہ نظموں کے زیرِ عنوان ہے۔ اور کرنل پولیر کی فراہم کردہ اشیاء میں سے موصول شدہ اشیاء کی فہرست کے تیئیسویں (۲۳) نمبر پر ہے۔ نیز اس کے پچپن (۵۵) صفحے ہیں اور یہ نسخہ اس لائبریری میں ۱۶ اگست ۱۸۷۵ء کو داخل ہوا۔

کرنل پولیر کے اسے ہندوستان سے لانے کے متعلق جو واقفیت لائبریرین صاحب نے ایڈیٹر کو زبانی بہم پہنچائی۔ وہ اسی دیباچہ میں کسی اور جگہ دی جا چکی ہے +

وہ نسخہ جو پیرس سے نقل کر کے لایا گیا تھا۔ خالصہ کالج لائبریری امرتسر کے قلمی نسخوں کے سیکشن میں داخل کر دیا گیا ہے +

امرتسر۔ مئی ۱۹۳۵ء

امراؤ سنگھ شیرگل

ੴ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلوک

سجدہ کنم پیر را اوّل و آخر جہان	مرشد را سجود تا دم ایں زندہ جان
یادِ تو از یادِ تو یابم سرور	از دلِ من غمِ دنیا باد دور
یاد کنم آنکہ بجود واحد است	یاد کناں نامِ تو بس بعید است
مصحف و انجیل و توریت ہم	گشت بیک کلمۂ نامت تمم
یکدم کس در دلِ خود کرد یاد	وصفش کردن نتواند عداد
خواہشِ دیدارِ تو یک ہر کرا	تا نانک ہمراہش مارا ہوا

نامِ تو در کامِ من آرامِ من
یادِ تو اورادِ صبح شامِ من

۱-۱

یادِ خدا داد نجات از وجود — یادِ خدا دردِ نزع را ربود

یادِ خدا مار رهاند ز چنگ (از چنگِ مار) — یادِ خدا دشمن را سر بسنگ

یادِ خدا هیچ غمت ناورد — یادِ خدا صبحِ سعادت دمد

یادِ خدا هیچ نترسایدت — یادِ خدا رنج فرو سایدت

یادِ[۱] خدا صحبتِ مردِ خدا
کرد غنی نانکِ حق دوست را — ۱-۲

یادِ خدا دولتِ جاوید داد — یادِ خدا عقل فزاید زیاد

یادِ خدا آنکه خدا را پرست — یادِ خدا داد دوئی را ز دست

یادِ خدا موقع شد دلنشین — یادِ خدا حضرتِ حق برگزین

یادِ خدا نیکی در دل نهاد — یادِ خدا میوهٔ مقصود داد

یاد کند کس ز خدا رحم یافت
نانک پابوسی آنزا سزاست — ۱-۳

[۱] یعنی یادِ خدا از صحبتِ مردِ خدا

یادِ خُدا رُتبۂ عالی بود
باطنت از عصیاں خالی بود

یادِ خُدا حرص و طمع کم کند
یادِ خدا بر ہمہ عالم کند

یادِ خدا ہَول نہ آرد ترا
یادِ حق امید برآرد ترا

یادِ خدا پاک ز آلودگی
آب حیات دہد آسودگی

یادِ خدا وِردِ زبانِ حق پرست
نانک دربندگیش کمربست

۱۰۴

یادِ خدا صاحبِ نعمت کند
یادِ خدا شکر[1] سلامت کند

یادِ خدا ہر کہ کند مُقبل است
یادِ خدا شیوۂ صاحبدل است

یادِ خدا نشود محتاج کس
یادِ خدا باشد سردار بس

یادِ خدا کردن خورسندگی است
یادِ خدا کردن خوش زندگی است

یاد کسی کرد کہ لطفش بروست
نانک از خاکِ در کوئی اوست

[1] پیر قلمی نسخہ میں "شکر سلامت" درج ہے اسکی بجائے "صاحب عزت" مطابق سکھمنی صاحب صحیح ہے -
O.S.

یادِ خدا هر که کند محسن است
یادِ خدا هر که کند سرخرو است
یادِ خدا هر که کند شد نجات
یادِ خدا هر که کند منعم است

یادِ خدا هر که کند مومن است
یادِ خدا هر که کند نیک خو است
یادِ خدا هر که کند پاک ذات
یادِ خدا هر که کند محرم است

کام روائی بجهان متقی است
یادِ خدا نانک طالع قوی است

۱-۶

یادِ خدا ساخته کارت شود
یادِ خدا هر که کند با خدا است
یادِ خدا پائی قیامت گرفت
یادِ خدا داد ز هاتف سروش

یادِ خدا کن نه خسارت شود
یادِ خدا روئی تو چون گل نما است
یادِ خدا غنچهٔ مرادت شگفت
یادِ خدا را ز دل و جان بکوش

یاد کسی کرد که رحمت خدا
نانک در سایهٔ او کرد جا

۱-۷

یادِ خدا زاہد را سرِ سجود | یادِ خدا کردن مصحف نمود
یادِ خدا عابد عارف سخا | یادِ خدا کردن[۱] بہ عالم نما
کردن حق یاد زمین ساکن است | یادِ خدا دار بجاں تا تن است
یادِ خدا باطن صورت ہموں | یادِ خدا کردن بیچوں چگوں

رحمتِ حق یادِ خدا ہر کرا
نانک مرشد بُود دش رہنما

۱۰۸

سلوک

ای زمسکیناں و درد دردمنداں[۲] غمگساری بیکساں را کس توئی
در پناہت آمدہ نانک خدایا ہمرہ و وارث توئی

جائیکہ پدر و مادر و فرزند نیست | نامِ خدایا حضرت چند نیست
جائیکہ سیاہی[۳] مرکب شد سیاہ | نامِ خدا حفظِ امانت پناہ

۱ "کرد" زیادہ صحیح ہے ۲ قلمی نسخہ میں "درد" کا دال رہ گیا ہے ۳ یہ مصرعہ غلط ہے اسکی بجائے "جائیکہ سیاہی مرگت کند تباہ" زیادہ

P. 270

جائیکہ زاشکال بود پر حذر — نام خدا میکندت بے خطر
آنکہ کفارت دہی از صد ہزار — نیست نجاتت مگر از کردگار

مرشد چوں راہ ہدایت نمود
نانک از شادئ او یافت سود
۱-۲

شاہجہاں جملہ شود دردمند — نام خدا یاد کند ارجمند
آنکہ بزنجیر شود صد ہزار — نام خدا یاد کند رستگار
(یعنی بصد ہزار زنجیر)
دولت ہر چند نباشی تو سیر — سیر شوی نام خدا را بگیر
در ہر رہ کہ تو تنہا روی — نام خدا گیر کہ ہمرہ شوی

نام خدا را تو ہمیشہ بخواں
نانک از مرشد شد راہ داں
۲-۲

آنکہ رہائی نہ ز لشکر شود — نام خدا گیرد قادر شود
بس کہ ز آسیب جہانست گرد — نام خدا پشتی ہر پشت کرد

بسکه چو سبزه ززمیں رسته‌ء — نام مقدر کن پیوسته‌ء

آنکه ز آلودگی آغشته سر — نامِ خدا گیر بشو پاک تر

نامِ چناں ذکرِ دلِ خویش گیر
نانک ایں مایۂ درویش گیر

۲-۳

ره که شمارش نبود هیچ راه — نامِ خدا توشه همراه خواه

ره که ضلالت کندش تیره گوں — نامِ خدا روشنیت شد فزوں

ره که دراں راه نه کس آشناست — نامِ خدا آنجا همرہِ شماست

آنکه زبس تابشِ خور گرد گرم — نامِ خدا سایه بود بر سرم

آنکه زبس تشنگیش خشک لب
نامِ خدا نانک سازد رطب

۲-۴

عابد را نامِ خدا مایۂ — مردِ خدا را ز خدا سایۂ

نامِ خدا عابد را شد پناه — نامِ خدا کرد بسے بیگناه

وصفِ خدا مردِ خدا میکند — نامِ خدا داروئی جاں میکند

نامِ خدا مردِ خدا را غنی — حق چُناں داد بآدم نہی

ظاہر و باطن کہ بدل جاں یکیست

نانک آں را نہ بخاطر شکیست — ۲-۵

نامِ خدا شادی دِہ سامع است — نامِ خدا سیر کناں[1] طامع است

نامِ خدا حُسن دہد دل پسند — نامِ خدا ہیچ نیآرد گزند

نامِ خدا بزرگ و سالم کند — نامِ خدا نیکیٔ عالم کند

نامِ خدا راحتِ مردِ خدا — نامِ خدا یاد[2] نہ گردد جُدا

مردِ خدا میل کند با خدا[3]

نانک حق دوست پرستش خدا — ۲-۶

نامِ خدا مردِ خدا را متاع — نامِ خدا مرد خدا را شفاع

نامِ خدا راست حراست خدای — نیست بجُز نامِ خدا ہیچ جای

ل P.M قلمی نسخہ "سیر کناں" S.O. سکھمنی صاحب "سیر کن" ۲ P.M قلمی نسخہ "یاد" S.O. سکھمنی صاحب "یار" ۳ P.M قلمی نسخہ "خدا" S.O. سکھمنی صاحب "خدا"

مردِ خدا ہرکہ بود با خداست
روز و شب مردِ خدا ذکرخواں[1]

زانکہ بہرحال دلش باخداست
عابد در بندگیش بے نہاں

راست عبادت کہ نجات آورد
نانک با مردِ خدائے[2] آورد

۲ — ۷

سبیلِ فنا درگذر از نامِ اوست
از ہمہ عالیست اسمِ خدا
وصفِ خدا مردِ خدا در دل است
سعد بود صحبتِ مردِ خدا

مطلبِ دارین چہ خواہی از وست
سامع را بخش از دلِ رُبا
مردِ خدا دور ز ہر مشکل است
مردِ خدا کرد عبادت خدا

نام برابر نہ دگر ہیچ چیز
نانک از مرشد ایں یافت نیز

۲ — ۸

سلوک

بسی کتاب و نسخہ تمام دید و شنید
ہیچ نیامد سر بسر نام نانک رسید

[1] قلمی نسخہ میں حوال لکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ نقطہ رہ گیا ہے [2] قلمی نسخہ میں "خدات" میں "ت" ندارد ہے

نسب نجابت و فضیلت تمام — عالم از علم خدا ذو[1] الکرام
بسکه عبادت و ریاضت کشید — از همه پرہیز و صحرا گزید
زہد بسے محنت از اختراع — خیر کند آنچه بود در متاع
از تن خود پارچه سازد چنیں — صایم ہر روز کند بالیقیں

ہمہ اسم نبود دلپذیر
نانک از مرشد یک نام گیر
۳-۱

سیر و سیّاحی و گیتی نورد — از دل غم کردہ بسے زہد کرد
آتش سوزاں کند از سوز جاں — اسپ زر و ارض تصدّق کناں
زود کند صاف ز بوئی ہنر[2] — ترک ز حیوانی صایم دہر
پرچه پرچه کند از خویشتن — تا ہمہ آلودہ از ما و من

ہیچ نسنجید باسم خدا
مرشد شد نانک ایں رہنما
۳-۲

[1] قلمی نسخہ میں ذو الجلال لکھا ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے [2] یہ مصرعہ غلط معلوم ہوتا ہے سکھمنی صاحب کے مطابق "زود کند صاف ز بوئی ہنر" صحیح ہے ؎

حسب ارادت کہ مُرادت شود
فکر کند ہر چہ بہ لیل و نہار
بر تنِ خود گرچہ ریاضت کند
ز آب بشویند تن تا مُدام

بُوئی گماں کے ز دماغت رود
غشِ دلت از تنِ ناشُستہ یار
کامِ دلت تلخ نہ شیریں چشد
پاک نگردد تنِ دیوارِ خام

آی دل نام است خدا بس بلند
نانک زیں نام شدہ ارجمند
۳-۳

بسکہ ترا بیم اثر میکند
خرقۂ رنگیں نہ ز آتش کم است
در نگذارد ز نشیب و سمو
دیگر افعال ہمہ قاتل است

تشنگیٔ[1] طبع بسے میکند
ہر چہ کند درکنہ[2] نامحرم است
حرص کند دام ترا در گلو
جملہ جہاں غیرِ خدا باطل است

نامِ خدا ببرد رنج و عنا
نانک گوید بہ توکّل خدا
۳-۴

[1] تشنگیٔ طبع مطابق اصل سکھمنی صاحب ہے O.S. [2] درکنہ غلط ہے F.M. مطابق اصل سکھمنی صاحب "درگہ" صحیح ہے O.S.

دولتِ ابدی اگرت اقتضاست
گرچہ کسے خواہد غم کم کند
گرچہ کسے عزتِ جاوید خواست
گرچہ زبودن شدنت شد ہراس

صحبتِ درویش طلب رونماست
نامِ خدا در دل قائم کند
صحبتِ درویش زمینی[۱] ماست
در قدمِ اہلِ دلاں گیر پاس

[۲] آنکہ بود بستۂ دیدارِ دوست
نانک صد بار فدا پائی اوست

۳-۵

در ہمہ آدم بود آدم ہماں
داند خود را زہمہ کمترین
آنکہ دلِ خویش کند خاک پاے
از دلِ خود حرف بدی دور داد

صحبتِ درویش کند کم گماں
باید گفتش زہمہ بہترین
نامِ خدا در دل، دل با خدای
دید ہمہ عالم را اتحاد

شادی غم ہر دو برابر کہ دید
نانک بے دنب توالیش[۳] رسید

۳-۶

۱ زمینی وزیباست مطابق D.S. سکھمنی صاحب معلوم ہوتا ہے ۲ مطابق P.P. سکھمنی صاحب تشنۂ دیدار صحیح معلوم ہوتا ہے
۳ بے دنب دتوالیش غلط معلوم ہوتا ہے۔ بے ذنب و ثوابش مطابق O.S. سکھمنی صاحب ہے P.M.

مایه نه ناداران شد نام تو — جائی نه[1] بجایان آرام تو

عزت از تست دگر بیوقار — جمله جهان را تو دهی دل قرار

کار جهان را تو کنی کردگار — محرم اسرار توئی نامدار

خود بخودی قدرت حکمت خویش[2] — خواهی شد حال خود خود به پیش

۳۰۷

وصف ترا اسم تو بس قادر است
نانک دیگر نه کسی ماهر است

در همه نیکی که بود دلپذیر — نام خدائست تو آن یاد گیر

در همه کردار نکو کارساز — صحبت درویش بدی احتراز

در همه افعال فعالست[3] مباح — نام خدا یاد کنی هر صباح

در همه گویائی شیرین زبان — نام خدا خواند و سامع همان

۳۰۸

در همه جاهای نکو جای هاست
نانک آن[4] دل که درو جا خداست

[1] قلمی نسخہ میں "نہ" غلط ہے "نہ" صحیح ہے [2] خودیش غلط ہے۔ اصل کے مطابق خوریش صحیح معلوم ہوتا ہے [3] فعالیت صحیح معلوم ہوتا ہے [4] قلمی نسخہ میں ایدل لکھا ہے جو صریحاً غلط ہے۔

سلوک

ای سعید این نادان زیادِ خدا مباش
کاں کرد ترا پیدا ز یادِ ہماں مباش

آنکہ خدا واجب و لازم وجود
آنکہ زیک نطفہ صورت نمود

آنکہ چنیں ساختہ تصویر راست
از حمل و[1] آتش برہاند و داشت

قوت بہ طفلی دہد از شیر نیز
داد بہ برنائی طعام لذیذ

پیری بر جملہ قبیلہ سری
حلوہ خوش داد نشستہ خوری

اینکہ مداں احمق حق ناشناس
نانک از جود تو گیر د قیاس

۱-۴

طفیلِ آنکہ ساکن بر زمینی
ز فرزند و برادر خویش بینی

طفیلِ آنکہ آب سرد نوشی
ز باد و خاک و آب آتش بہوشی

طفیلِ آنکہ خوردن خوش مذاقست
بہ جملہ نعم و نعمت اشتیاق است

ز دست و پا و گوش و خوش زباں داد
بغیر از او تو دیگر میکنی یاد

[1] حمل و آتش میں واؤ زاید ہے کیونکہ اصل سکھمنی صاحب کے مطابق آتش حمل مراد ہے۔ ۵.۴ ۴.۱۰

چُنیں نادان را از این بلاها مگر نانک برارد یا خُدایا	۴-۲
اوّل و آخر که نگهبان شماست	میل[۱] ندارد بچنیں روستاست
بندگیش دولتِ جان وجهاں	دِل ندہد احمق باہمچُناں
صاحبِ نعمت که همیشه حضُور	آں را از کوریٔ خود دیدہ دُور
خدمتِ آں باشد فرزانگی	کرد فراموش ز نادانگی
دایم این است فراموش کار نانک آمرزش آمرزگار	۴-۳
ترکِ جواهر بسفالین خیال	راست گذارد بدروغ امتثال
در گذرد آنکه کنی پایدار	آنچه نبالیست[۲] نہ زو خبردار
آنکه گذارد به پناهش روی	آنکه به همراهی دُورش شوی
مالشِ صندل کند از تن جُدا	خاکِ گلخن خر را خوشنما

۱ قلمی نسخہ میں "بیل" لکھا ہے جو صحیح غلط ہے O. S. ۲ قلمی نسخہ میں "نبالست" غلط ہے P. M. - نبالیست مطابق اصل سکھمنی ہے - P. M.

۴-۴

تیرہ مغاکی کہ نجاست درون
نانک غفّار[۱] برآرد بروں

فعل ز حیواں بآدم صفات
باطن از حرص لبط ہر لبیش
ظاہر در معرفتِ حق شناس
باطن آتش و بروں خاک وا

روز و شب از غیبتِ مردم گراست
پنہاں خواہد کہ کند مرض بیش
باطن سالوسی چوں سگ حواس
سنگ بگردن ز قعر آشنا

۴-۵

باطن ہر کس بخدا آورد
نانک آں راہِ توکّل برد

سامع نابینا کے راہ یافت
کر بہ کجا گوش بگفتار کرد
کے شود از لال ترنّم سوال
شل کند میل بکوہے اگر

دست گرفتی اگرش راہ شتافت
گفتی گر شب صُبحش برشمرد
ہر چہ سعی کرد نیامد بقال
کے شود آنجاش برفتن گذر

۱ قلمی نسخہ میں عقّار ہے جو کہ صریحاً غلط ہے

خالق رحماں کند از لطف خویش
نانک از رحمت رہ بُرد پیش

۴-۶

ہمہ دایم نہ کنی یادِ او
خانہ از ریگ آبادی است
میل کنی دُنیا قائم چو سنگ
جنگ عداوت و شہوت غضب

ہر کہ عدو کرد محبت باو
بیخبر از بازیٔ دلشادی است
وقتِ نزع یاد ندارد بہ تنگ
حرص و سالوسی فریبہ[۱] و کذب

عمر گرانمایہ بایں صرف راہ
نانک محفوظ بہ فضلِ اللہ

۴-۷

صاحب مائی و بہ تُست التجا
اُم و پدر مائی و ما طفل وار
ہیچ نداند ز نہایت ترا
از تو سرشت ہمہ عالم پدید

جان و تن ایں جملہ تو دادی مرا
رحمت تو داد بہ تن جا[۲] قرار
عالی متعال بدایت[۳] ترا
از تو شدہ حکم فراہم رسید

۱؎ قلمی نسخہ میں "فریبہ" ہے شاید اس طرح زیادہ صحیح ہو "حرص و سالوس و فریب و کذب" ۲؎ قلمی نسخہ میں "جا" لکھا ہے۔ "جان" مطابق اصل سکھمنی صاحب ہے ۳؎ "بدایت" کی بجائے شاید "بداءت" ہو

	قُدرت از نشست بتو آورد نانک پیوسته فدایت شود	۸-۴

سلوک

دهند مُبدعی بگذاشت کری دی التیام باخیال
نانکا عزّت سرانجانه[مت] دیگر نام قادر ذوالجلال

نعمتِ بسیار ز بخشش قدر
یافت پس انداخت طلب یکدگر

یک ندهد دادۂ خود واستد
احمق گوتا چه تواند کند

جُز سرِ تسلیم نگنجد کلام
بار خدا را که شوی در سلام

آنکه بدل شربتِ شوقش[۱] چشید
ذائقۂ جُملہ بکامش رسید

	بر هر کس حُکمِ خدا نازل است نانک جاوید همان خوشدل است	۱-۵

بخششِ مایه ز غنی بیشمار
خوردن نوشیدن دیگر بکار

مائۂ خود را چو غنی باز خواست
باعثِ آزردگیِ احمق چراست

۱۔ قلمی نسخہ میں سوتش درج ہے جو غلط ہے۔ اصل کے مطابق شوقش صحیح ہے۔
ج۔ م۔ س۔ ٥

گُم کند از خویش بخود اعتبا
مال و متاعی که به پیشش نهد

باز غنی کم کندش اعتبا
حکمِ خدارا بخودش سر نهد

فیض دهد دہ چندبل بیش ازاں
نانک صاحب چو بُوَد مہرباں

۲-۵

بسکه بدنیائی محبّت گرفت
سایه درختی که برو دل نهد
هرچه به بینی گذراں می پذیر
هرکه محبّت به مسافر نمود

کوہِ بلا بر سرت آید نهفت
گم شود[1] آں سایهٔ ندامت کشد
ماندی آلوده باد نا بصیر
دست نآرند ازو هیچ سود

نامِ خدارا که محبّت خوش است
رحمت کُن نانک رادِلکش است

۳-۵

باطل دولت زہمه همرہاں
باطل سُلطان و جمال و حشم

باطل از مادمنی ابلہاں
باطل راشہوت و غصّه بہم

[1] قلمی نسخه میں "کم شود" ہے - گم شود زیادہ صحیح اور مطابق نسخه سکھمنی صاحب ہے - P.M. O.S.

باطل از اسپ دگر فیل وتخت
باطل سالوسی ونخوت فجور

باطل دُنیا و دگر جملہ رخت
باطل آں برخود دارد غرور

قائم تر خدمت درویش داں
نانک از یادِ خدا زندہ جاں

۴-۵

باطل آں گوش کہ غیبت شنید
باطل آں چشم کہ بیند فساد
باطل آں پا کہ نہد راہِ بد
باطل جانے کہ نباشد بہ درد

باطل دستش کہ زرِ دیگر کشید
باطل لذت بزباں چرب داد
باطل آں دِل کہ طمع آورد
باطل مغزی کہ شمد بُوئ بَد

اینکہ بنا دانی باطل تمام
خاصہ تن نانک از حق نام

۵-۵

عبث حیاتی کہ نہ یادش خدا
عبث تنِ نابصیر یاد ندارد لطیف

غیر خدا نام نہ باشد صفا
بوئ دہن میکند گندہ چرکیں کثیف[۱]

۱ قلمی نسخہ میں "کیف" ہے جو صریحاً غلط ہے۔ ۵.۰ سکمنی صاحب "کثیف" P.M.

عبث شب و روز بار یاد نہ پرور دگا ... خشک شود کشت زار بی بے ابر بہار

(بار ؟) (بار ؟)

نامِ خدا یاد نے عبث ہمہ روزگا ... چوں زرِ ممسک بداں ہیچ نیاید بکا

یادِ خدا ہر کرا باد[۱] برو آفریں

نانک بادا فدا ہمچو تن برگزیں

۵-۶

گوید چیزی دِگر فعل دگر میکند ... دِل نہ برو می نہد گفت شمر میکند

عالِم دلہا علیم دانا بینا سلیم ... ظاہر کسوت لباس دل نہ بہ باطن حلیم

ناصح دیگر کند خویش نہ پردازدش ... آمد رفتن شود چوں خسِ روئیدش

(روئیدگی ؟)

دل کہ درو نامِ حق باشد لبس دلنشیں ... صحبت آں کامگار گردد حق را قریں

آنکہ تقاضاش کرد خواہد از دل و جاں

نانک زاں مرد خواہ ہمت صبح الاماں

۵-۷

عرض کنم بار خدا یا بیاب ... کردۂ خود خود بکند مستجاب

از خود خود کرد سرانجام یافت ... بعدِ یکی قُرب یکی کام یافت

[۱] قلمی نسخہ P.M. میں "باد" لکھا ہے۔ S.O سکھنی صاحب "باد برد"

فکرو فراست همگی دور ازو — جمله بداند دل را نور ازو
کاں را خواهد شود دش دستگیر — جائی بجا با بره پیوسته گیر

بنده در بندگیش لطف برد
هر دم هر ساعت نانک شمرد
۸-۵

سلوک

شهوت مغضوب حرص میل همه انتقال — نانک حافظ حفیظ لطف ز مرشد کمال

آنکه طفیلش دهد اواں غذای — باید پیوسته بدل داد جای
آنکه طفیلش تن خوشبوی کرد — باید در یادش دل پر ز درد
آنکه طفیلش قصر عالیت داد — باید در یادش باشی تو شاد
آنکه طفیلش زن با تست جفت — باید در یادش غافل نخفت

آنکه طفیلش ز همه فائق است
نانک در یاد که آں لائق است
۶-۱

آنکه طفیلش خوش پوشش ترا — باید در یادش کوشش ترا

آنکه طفیلش خوش بستر بخواب — باید در یاد همان رو متاب

آنکه طفیلش تو بدانی همه — باید اوصافش خوانی همه

آنکه طفیلش بود ایمان درست — باید دل دایم در حق بست

نام خدا گیر شوی مستجاب
نانک با عزت توفیق یاب — ۶-۲

آنکه طفیلش نشود هیچ مرض — باید در یادش دل بالفرض

آنکه طفیلش بگناهست حجاب — باید در یاد همان رو متاب

آنکه طفیلش همه عیبت[1] نهان — سایهٔ آن گیر و نامش بخوان

آنکه طفیلش بتو نرسد[2] کسی — یاد کند دایم هر دم بسی

آنکه طفیلش بوجود آمدم
نانک در خدمت او نه قدم — ۶-۳

---

[1] قلمی نسخہ میں عیب لکھا ہے جو صریح غلط معلوم ہوتا ہے P.M. [2] قلمی نسخہ میں "ترسد" غلط درج ہے P.M.

آنکه طفیلش همه تن زیور است
این دلِ دریادِ ہماں کردن است

آنکه طفیلش فرس و فیل داد
از دل آں نام فرامُش مباد

آنکه طفیلش حشم و مُلک و مال
دار چو تسبیح بدل لایزال

آنکه طفیلش بتو جاندار لیش
در ہمه جا باید دلدار لیش

یادِ ہماں کُن که یکے بیچگون است
نانک در ہر دو جہاں ہمنون است

۶-۴

آنکه طفیلش کُنی خیر و صواب
روز و شب از یادِ ہماں رُو متاب

آنکه طفیلش کُنی افعالِ خیر
یادِ ہماں خالق ہر دم پذیر

آنکه طفیلش بجمال احسنی
یادِ ہماں صانع کن مُحسنی

آنکه طفیلش بتو عالی ست نسب
یادِ ہماں کردن باشد طرب

آنکه طفیلش شرمت پاسباں
نانک از مُرشد وصفش بخواں

۶-۵

آنکہ طفیلش مبارک سخن — آنکہ طفیلش نکہی در حسن
آنکہ طفیلش بہ نطق خوش بیاں — آنکہ طفیلش خوش گوئی بیاں
آنکہ طفیلش ہمہ اعضا درست — آنکہ طفیلش ہم جُملہ درست
آنکہ طفیلش بتو باشد تمام — آنکہ طفیلش خوش باشی مدام

آں کہ خفتن[1] ترک بدیگر وصال
نانک از دولتِ مُرشد کمال
۶-۶

آنکہ طفیلش شد عالم عیاں — ہرگز از دِل نکُنی دُور آں
آنکہ طفیلش شد عالی قدر — اَی دِل ناداں کُن نامش زبر
آنکہ طفیلش شد کارت بسر — دانی آں را تو ہمیشہ حضر
آنکہ طفیلش تو شوی رست واں — آیدلِ ناداں تو بکُن دِل برآں

آنکہ طفیلش ہمہ کارت شود
نانک یادش نہ خسارت شود
۶-۷

[1] "خفتن" غلط معلوم ہوتا ہے اغلباً "خفتن" کی بجائے گفتن یا گرفتن بمعنی ترکِ آں گرفتن یا ترکِ آں گفتن ہوگا۔

یاد کند هر که کشش نام یافت — خود چو کشد رشته سرانجام یافت
رحمتِ حق باشد دِل ابتسام — لُطفِ خدا گردد گُل ابتسام
خوش بود حق هر که بدِل جا گرفت — لُطفِ خدا بینش بالا گرفت
رحمِ خدا داد تُرا جملہ چیز — یافتہ از خود نہ کسے ہیچ چیز

هر جا خواهد بُرد آنجا تُرا
نامِ خدا وصفِ خدا نانکا ۶۰۸

سلوک

جملہ سرور کم است غیر از نامِ خدا — باید ذکرش بخواں راہِ نجات ہماں
بشنو اے دوستاں نانک گوید چُناں — ہست زِ مردانِ خدا طُرفہ حکایت بیاں

صحبتِ درویش کند سُر خُرد — صحبتِ درویش تنت شُست شو
صحبتِ درویش تکبّر کم است — صحبتِ درویش خرد محرم است

صحبتِ درویش مُقرّب خدای
صحبتِ درویش خدا یافتی

صحبتِ درویش سرانجام رای
صحبتِ درویش نیک[۱] یافتی

صحبتِ درویش نہ وہم شماست
نانکِ درویش بہم با خداست

۱-۷

صحبتِ درویش بیابی شگفت
صحبتِ درویش مطاعہ حواس
صحبتِ درویش شوی خاکپای
صحبتِ درویش بآزادی است

صحبتِ درویش ہمیشہ شگفت
صحبتِ درویش بدل حق اساس
صحبتِ درویش سخن خوش سرای
صحبتِ درویش بدل شادی است

صحبتِ درویش زدُنیا جُدای[۲]
نانکِ درویش بصحبت خدای

۲-۷

صحبتِ درویش عدو دوست من
صحبتِ درویش نہ کس دشمن است

صحبتِ درویش شود پاک تن
صحبتِ درویش نہ پابیت کج است

۱؎ نیک یافتی مطابق سکھمنی صاحب صحیح ہے O.S. ۲؎ قلمی نسخہ میں "خدای" لکھا ہے جو غلط ہے P.M. – "جدای" مطابق سکھمنی صاحب ہے۔ O.S.

صحبتِ درویش نہ کس با تو بد — صحبتِ درویش نعم میرسد
صحبتِ درویش نہ بر خود غرور — صحبتِ درویش خودی دار دور

داند خود خوبیٔ درویش را
نانکِ درویش خدا خویش را — ۷-۳

صحبتِ درویش نہ گاہی جہد — صحبتِ درویش خوشی دل دہد
صحبتِ درویشاں کالای نغز — صحبتِ درویشاں آلای مغز
صحبتِ درویش بعالی مکاں — صحبتِ درویش محلت کلاں
صحبتِ درویش بایماں قرار — صحبتِ درویش حق آمرزگار

صحبتِ درویشاں یابی خدا
نانک درویشاں را شد فدا — ۷-۴

صحبتِ درویش نجات آورد — صحبتِ درویش صفات آورد
صحبتِ درویش دہد نقد مال — مال کراں[۱] گردد بس راکمال

[۱] قلمی نسخہ میں "کراں" لکھا ہے جو غلط ہے "کزاں" صحیح ہے یعنی مال کزاں بس کمال را گردد
P.140 O.S.

صحبتِ درویش فرشتہ مطیع
صحبتِ درویش خُدا را شفیع
صحبتِ درویش گناہست نماند
صحبتِ درویش کہ الحمد خواند

صحبتِ درویش بہر جا دخیل
نانک از صحبت گیرد سبیل

۵ ـ ۷

صحبتِ درویش نباشد گزند
دیدن دیدار شود بہرہ مند
صحبتِ درویش ضلالت نماند
صحبتِ درویش ز دوزخ رہاند
صحبتِ درویش ہمہ جا تعال
صحبتِ درویش بہ ہجرت وصال
حسبِ ارادات مُرادت شود
صحبتِ درویش نہ خالی رود

جائی خدا در دلِ درویش داں
نانکِ مَقبول ز درویش خواں

۶ ـ ۷

صحبتِ درویش شنو الرحیم
صحبتِ درویش بگو الکریم
صحبتِ درویش نہ از دِل فرو
صحبتِ درویش وجُودت نکو

صحبتِ درویش خدا نام گو
صحبتِ درویش رضا باطن است

صحبتِ درویش دو عالم گرو
صحبتِ درویش نجاتِ تن است

صحبتِ درویش شفا جملہ مرض
نانک درویش بہ بَین الغرض

۷-۷

وصف ز درویش نہ خواند قراں
آنچہ شنید است ہماں گوید آں

وصف ز درویش ز عنصر جُدا
وصف ز درویش ہمہ جا بجا

خوبیِ درویش ز گفتن بروں
خُوبیٔ درویش ہمیشہ فزوں

خوبیٔ درویش فزاید بلند
خُوبیٔ درویش کند ارجمند

خوبیٔ درویش بہ درویش بیں
نانکِ درویش خدا ہم قریں

۸-۷

سلوک

زدِل پاکست ہستش پاک غیر از یک مبیں یکتا[1] + بتفرید است تجرید ست واحد نانکا مردِ خدا

[1] قلمی نسخہ میں نکتا لکھا ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے۔ "یکتا" صحیح ہے۔ P.M. O.S.

مردِ خدا دایم بے عیب خواں
چوں گُلِ نیلوفر در آب داں

مردِ خدا دایم پاک از عذاب
خشک کند جملہ چوں آفتاب

مردِ خُدا راست نظر جملہ شاد
شاہ و گدا ہر دو برابر باد

مردِ خُدا راست صبوری پناہ
مردِ خدا راست سچے تکیہ گاہ

مردِ خدا راست یقیں با خدا
نانک بر مردِ خدا شُد فدا
۱-۸

مردِ خدا پاک تر از پاک تر
ہمچو کہ آلودگی از آب[1] بر

مردِ خدا را دِل بالانچا[2]
ہمچو کہ بر ارض سما بر سما

مردِ خدا دوست عدو را شمرد
مردِ خدا را نہ بود ہیچ خورد

مردِ خدا باشد دایم بلند
گرچہ بُود در دلِ خود مستمند

مردِ خدا گرچہ ہماں مرد بُود
نانک آنرا کہ خدا خود نمُود
۲-۸

[1] ہمچو آب یعنی آب کہ از آلودگی بر است [2] غالباً بالانجا ہوگا جو اصل سکھمنی صاحب کے مطابق ہے

مردِ خدا جملہ را خاک پای — دلِ خود کن تابعِ مردِ خدای
مردِ خدا لطف کند جملہ را — مردِ خدا نیست[۱] بدی را سزا
مردِ خدا راست مدام یک نظر — مردِ خدا را بخیالش گذر
مردِ خدا فارغ از بند بار (بند و بار) — مردِ خدا پاک ز ہر کار بار (کار و بار)

مردِ خدا راست تصرف خداست
نانک با مردِ خدا با خداست

۸-۳

مردِ خدا دارد بر یک امید — مردِ خدا را نبود ہیچ قید
مردِ خدا را ز غریبی متاع — مردِ خدا راست بدیگر شفاع
مردِ خدا را نبود ہیچ کار — مردِ خدا باشد مصباحِ بار
مردِ خدا را دلِ شادی دہد — مردِ خدا دولتِ گل بشگفد

مردِ خدا صورتِ جملہ جہاں
نانک با مردِ خدا ہمکناں

۸-۴

۱؎ قلمی نسخہ میں "ہست" ہے جو غلط معلوم ہوتا ہے مطابق سکھمنی صاحب "نیست" صحیح ہے۔ S.S. P.M.

مَردِ خدا دایم یکرنگِ او	مَردِ خدا راست خُدا چنگ[۱] او
مَردِ خدا قوّت ز نامِ خدا	مَردِ خدا راست مرامِ خدا
مَردِ خدا دایم بیداری است	مَردِ خدا از بد بیزاری است
مَردِ خدا را دِل خورسندگیر	مَردِ خدا بے غم دایم پذیر

مَردِ خدا را بتوکّل مقام
مَردِ خدا باشد نانک مدام

۵ - ۸

مَردِ خدا راست خداوندگار	مَردِ خدا دایم بر یک قرار
مَردِ خدا ہرچہ کہ خواہد شود	مَردِ خدا کارِ عل خردکش بود
مَردِ خدا ہر کہ کند خود خُدا	مَردِ خدا راست مراتب علا
مَردِ خدا دیدنش از بخت نشد	مَردِ خدا دیدنش از بخت نشد[۲]

مَردِ خدا مَردِ خدا را طلب
نانک خود مَردِ خدا ایست رَبّ

۶ - ۸

له P.M. قلمی نسخہ جنگ۔ S.O. سکھمنی صاحب "چنگ" ٢ه یہ مصرعہ تکراری ہے۔ مطابق اصل سکھمنی صاحب۔ بر مرد خدا قربان شوید ہونا چاہیے

مردِ خدا مرتبۂ او کس نگفت
مردِ خدا جملہ دروی نہفت

مردِ خدا را تو ندانی مقام
مردِ خدا راست ہمیشہ سلام

مردِ خدا از ہمہ عالم رہاست[۱]
مردِ خدا جملہ را پادشاست

مردِ خدا رتبۂ عالیش خواں
مردِ خدا مردِ خدائی تواں

۷ - ۸

مردِ خدا را نتواں یافت یار
مردِ خدا نانک (بار؟) را صد نثار
یعنے نانک مردِ خدا را صد نثار است

مردِ خدا عالم را زندہ کن
مردِ خدا زندہ لالم[۲] یکن

مردِ خدا دادہ بنجایاں[۳] (؟) نجات
مردِ خدا ہست خدا پاک ذات[۴]

مردِ خدا بیکس را کس توئی
مردِ خدا جملہ را ہمرہی

مردِ خدا جملہ بر و اختیار
مردِ خدا باشد پروردگار

۸ - ۸

مردِ خدا خوبیٔ مردِ خداست
مردِ خدا نانک ہمگی خداست

لہ P.M. قلمی نسخہ "ربا"۔ O.S. سکھمنی صاحب "رہا"۔ ۲ P.M. قلمی نسخہ "لم یکن"۔ ۳ O.S. "بجانان"۔ ۴ P.M. قلمی نسخہ "ذات"۔ O.S. سکھمنی صاحب "ذات"۔

سلوک

ظاہر داند باطن چو آں درجملہ بیند حق سبحان
ہردم سجدہ کند یزداں نانک پارسا جملہ جہان

حرفِ دروغ بر زباں نیارد
برزنِ غیر چشم نکشاید
گاہی غیبتِ کسے نسازد
کرد طفیلِ مرشد دور

در دِل دوست خدا را دارد
صحبتِ عابد سجدہ نماید
فی الجملہ بداند خود را بد
از دِل بوئیِ بدی فی الفور

از نفسِ امّارہ بازی برد
نانک پارسا چنیں شمرد

۱-۹

زاہد آں را مہر افزوں
طاعت کرد نتیجہ نخواست

ترک کند از دنیا دوں
آں زاہد دل پاک وصفات

هیچ مُراد در دل ندارد
ظاهر باطن حق یزداں

طاعت خاص خدا گذراند
مهرباں با جُمله جهاں

یاد کُند خود غیر دلیل
نانک زاهد یافت سبیل

۹-۲

عابد معبود عبادت رحیم
از دل خود دُور دُوئی میکند
صحبت حق دوست بدل شامل است
هر شب هر روز بخدمت خدای

صحبت بد ترک کند دل سلیم
طاعت از خاص خدا را کند
عابد آنرا که خرد کامل است
جان و تن خویش دهد در رضای

در دل خود جای خدا ساخته
نانک آں عابد حق یافته

۹-۳

عالم آن است که عالم دل است
نام خدا آبحیات خوش است

نام خدا باطن دل شامل است
عالم آنرا که وعظ دلکش است

نامِ خدا در دلِ خود کرد جای
از سخن است جُملہ کتاب و قرآں

عالِم آں یافت نجات از خدای
در خور داست آنکہ بہ بیند کلاں

جُملہ جہاں وعظ دہد دلنواز
نانک آں عالم را صد نیاز
۹-۴

دعوت از نامِ خدا جُملہ را
ہر کہ کند ذِکرِ خدا دِل نشیں
لُطف کند باطنِ دل مستقیم
دارُوئی ہر مرض ز نامِ خدا است

وصف کنند جُملہ جہاں (یعنے خدا را) را خدا
صحبتِ درویش بیابد[۱] چنیں
نرم کند سنگ رضا الرحیم
صُورتِ شاد بیست شادی نماست

راہ بسی جُست ولی کس نیافت
نانک آں کس ز خدا راہ بیافت
۹-۵

دِل کہ در و داورِ یزداں بود
دیدنِ دل بار خداوندگیست

خاصہ ہماں بندۂ رحماں بود
بندہ را از سببِ بندگیست

ۓ P.M. قلمی نسخہ بیابد ۔ O.S. سکھنی صاحب کے مطابق "بیابد"

دایم نزدیک کسی را خداست
بنده خود را کند از لطف خویش

بنده در حضرت او راسزاست
دانا تر بینا تر پس و پیش

با همه باشد ز همه کس جدا
راه چنین نانک بندهٔ خدا

٩-٦

امر خدا را بدل آرد قرار
شادی و غم هردو برابر که دید
زر که چو خاکست و خاکش چو زر
کردن تعظیم و راندن ز در

زندگی در مردن او راست یار
هردم شادی غم را ندید
زهر چو نوش است و نوشش چو زهر
شاه و گدا هردو برابر شمر

شکر بهر حال که گذراندت
نانک آن حال نکو داندت

٩-٧

جمله جاهات خدا را گذر
خود بکند کردن را لایق است

هرجا دارد کندش نامور
هرچه کند نیز ازان فایق است

چون خودش ساخت ہمہ رنگہا
آنچہ خرد داد ہماں انجلاست

ہیچ نہ معلوم ز آہنگ ہا
خالق دادار کہ بے انتہاست

دایم پیوستہ ہمیشہ رحیم
یاد کند نانک گردد نعیم

۸ - ۹

سلوک

وصف کند بیشمار مرد خداوندگار ہیچ نہ شرحش تواں
نانک قدرت کریم صانع صنعت حکیم گوناگوں شد عیاں

عالم عالم بہ پرستش کریم
عالم عالم شد گوشہ نشیں
عالم عالم بہ تلاوت کلام
عالم عالم بدل اندر خیال

عالم عالم بشمار رب مقیم
عالم عالم شد ہامول گزیں
عالم عالم بریاضت قیام
عالم عالم بشعر کرد فال

عالم عالم ذکر[1] از نام خواں
نانک اسرارِ خدارا مداں
۱۰-۱

عالم عالم شد متکبّراں   عالم عالم نابینا دِلاں
عالم عالم شد سنگین دِل   عالم عالم پُر از غش وغل
عالم عالم زرِ دیگر برند   عالم عالم که معذّب روح اند
عالم عالم شد پابندِ زر   عالم عالم سرگرداں سفر

ہر جا خواہد کشد آنجا تُرا
نانک خود داند قُدرت خدا
۱۰-۲

عالم عالم شد عارف نگار   عالم عالم شد شاہاں دیار
عالم عالم شد طیّار مار   عالم عالم شد خار اشجار[2]
عالم عالم باد آب آتش است   عالم اقلیم زمینِ مفرش است
عالم عالم مہ و مہر اختراں   عالمِ دیواں دِگر ہمسراں

[1] P.M قلمی نسخہ "دکر" O.S. سکھمنی صاحب "ذکر" [2] P.M. قلمی نسخہ "اسجار" O.S. سکھمنی صاحب "اشجار"

جملہ اشیای سرشتہ خودش
نانک آن خواستہ باشد پدرش (یعنے بود دش)

۱۰-۳

عالم عالم جرم از عنصر است (جرم؟) — عالم عالم زکلام اکبر است
عالم عالم گہر از عمق بحر[1] — عالم جاندار سرشتہ زشجر
عالم عالم شد زندہ مدام — عالم از قاف طلا کرد خام
عالم عالم ملک و مشتری — عالم عالم از حور و دیو و پری

از ہمہ نزدیک و دور از ہمہ
نانک مغلوب[2] وظہور از ہمہ

۱۰-۴

عالم عالم تحت الارض گشت — عالم در دوزخ جنّت سرشت
عالم عالم شد کون و فساد — عالم عالم کہ بسے مرد زاد
عالم عالم کہ نشستہ خورند — عالم عالم کہ خورند و دہند
عالم عالم شد دولت پذیر — عالم با دولت شد یادگیر

[1] P.M قلمی نسخہ "بحر" O.S سکھمنی صاحب "بر" [2] P.M. قلمی نسخہ "مغلوب وظہور" O.S. سکھمنی صاحب "معمور وظہور" یا مقلوب وظہور

هر جا خواهد کند آنجا مقیم
نانک بر جمله خدا شد کریم ۱۰-۵

عالم عالم شد دلِ دردمند — کان شد از نامِ خدا فیض مند
عالم عالم بخدا جستجوی — در دلِ خود یافت بصد آرزو
عالم شد تشنهٔ دیدارِ دوست — کان را در خورد خدا مرد اوست
عالم هم صحبتِ درویش خوست — میل دل آنکس که خداوند رست

عالم عالم شد لطفش گزین
نانک پیوسته بر او آفرین ۱۰-۶

عالم شد کانِ زر اندر زمین — عالم عالم طبقات برین
عالم شد نیز ز حکمش وجود — عالم عالم پهنش وا نمود
عالم عالم پهنش پهن دار — دایم بر وحدت کرده قرار
عالم عالم طرحش ساخته — شد ز خدا پیدا و پرداخته

۱۰-۷

ہیچ نداند کس از اسرارِ او
خود بخود آں نانک اقرارِ او

عالم عالم بخدا بندگی
عالم عالم بخدا یک شدہ
عالم شد بتِ شوقش چشید
عالم عالم شد در وصفِ نام

کاں را در باطنِ خود زندگی
دایم ببینندہ وحدک شد
یعنی حدق بمعنی آنکھ کی پتلی
زندہ جاوید شدہ آرمید
در دِل خوش کرد توکّل تمام

۱۰-۸

بندۂ حق ہر دم یادش خدا
نانک آنست مرادش خدا

سلوک

مبدع ابداع چو خالق یکی است ثانی دیگر نہ کس
نانک قادر کریم برّ و بحر نا رس

لہ P.M. قلمی نسخہ "بادش" S.O. سکھمنی صاحب "یادش"

کردکند کردن را لایق است — هرچه که خواهد شدنش فایق است

در لمحه ساخته آں سازگار — هیچ نه اندازهٔ پروردگار

از حکمش باراں باریدن است — از حکمش روید روئیدن است

از حکمش پست بلند آمده — از حکمش رنگ پسند آمده

میکند او بیند خود را بزرگ
نانک از جملہ ہما نست سترگ

۱-۱۱

خواست خدا مرد نجات آورد — خواست خدا سنگ بدریا رود

خواست خدا بیدم پندارد‌ت — خواست خدا وصفِ خدا آردت

خواست خدا از گنہت باز داشت — خود بکند بازت ممتاز داشت

هر دو جہاں را خود خاوند خواں — یاری و شادی دل راز وبداں

هرچه که خواهد کرد او میکند
نانک دیگر نه کسی میکند

۲-۱۱

له P.M. قلمی نسخہ "پندارد‌ت" . S.O. لکھمنی صاحب "نمیدارد‌ت"

گوکه ز آدم چه شود ای جواں
هیچ نه از دستِ شما می شود
ناداں افتاده اندر بلا
شکّی گمراه به ششدر شده

هر چه که او خواهد باشد هماں
هر چه که او خواهد آں می شود
دانا خود کرده رها زاں[1] بلا
در لمحه چار طرف برشده

رحم کند خدمتِ خود میدهد
نانک آں مرد پناهش[2] رود

۱۱-۳

مفلس در لمحه سلطاں کند
آنکه نیاید نظرش هیچ جای
کارا بخشش کند از خود کریم
جان و تن جمله خدا را اساس

بار خدایا که جهاں پروَرد[3]
آنرا فی الفور نماید خدای
هیچ حسابش نه شمارد رحیم
داد به جمله تن روشن قیاس

قدرتِ خود را که خود آراسته
نانک با ذکرش پیراسته

۱۱-۴

[1] P.M. قلمی نسخه "زاں" S.O. سکهمنی صاحب "زاں" [2] P.M. قلمی نسخه "پناهش" S.O. سکهمنی صاحب "بناسش" [3] P.M. بررود S.O. سکهمنی صاحب پروردٗ

نیکی خود را نہ بدستِ خود است
کردکند او[۱] ہمہ را واحد است

در حکمِ اوست بیچارہ جاں
ہر چہ کہ او خواہد باشد ہماں

گاہ بلندی و بہ پستی گرای
گاہی شادی و غمی راہنمای

گاہی در غیبت غیبت نما
گاہی بر ارض و گہے بر سما

گاہی نشستہ بعارف دل است
یعنے بہ دلِ عارف
گاہی پیوستہ بجود واصل است

11-5

گاہی انواع کند کار[۲] چوں
گاہ شب و روز بخواب اندروں

گاہی از غصہ خودی خودنمای
گاہی شد جملہ را خاکپای

گاہی نشست چو شاہاں بتخت
گاہ گدا مفلس مفلوک رخت

گاہ سماع است ترنم سرای
گاہی از نیکی شد نیک رای

آنچہ خدا خواہد باشد ہماں
نانک از مرشد شد وصف خواں

11-6

۱ قلمی نسخہ میں "او" ندارد ہے ۲ P.M قلمی نسخہ میں "کار" O.S. سکھنی صاحب "رقص"

گاہی عالِم بہ عِلم خوانی است
گاہی در سجدہ ۔ وضو ساختہ
گاہی شُد مور گہی فیل پای
گوناگوں رنگِ چہرہ بازلبست

گاہی خاموش بنادانی است
گاہی در معجزہ پرداختہ
در ہمہ عالم خود کردجای
خواست خدا آنچہ کہ می بالیست

ہر چہ کہ او خواہد باشد ہماں
نانک دیگر نہ کسی غیر ازاں

۷ ــ ۱۱

گاہی در صحبتِ درویش یافت
باطن ازمعرفت آگاہ گشت
جان وتن از نام بہم درشدند
آبی کہ با ایں بیک ظرف شُد

ہیچ از آنجا نہ لعودت شتافت
بمعنی باز آمدن
کانجا از منہدم اکراہ گشت
جُملہ با واحد یکسر شدند
ہردو دُوئی را زمیاں صَرف شُد

آنکہ خود رفتہ آرد بجای
نانک صد بار خدارا فدای

۸ ــ ۱۱

ل P.U قلمی نسخہ "آی کہ تا ایں بیک ظرف" S.O. سکھمنی صاحب "آبی کہ با ایں بیک ظرف"

سلوک

بخوش باشند مسکیناں که خود را ساختند رفتند
بسی متکبّراں نانک که خود را سوختند رفتند

آنکه بدل دارد دولت غرور
آنکه بداند که من از حُسن پُر
آنکه ریاضت بَرِ پا میکند
آنکه تکبّر کُند از مُلک و مال

دوزخی آنست چو سگ مُرده خور
باشد آں کرمِ گوه از گنده تر
یعنے گندہ تر از کرم گوه ؟
کون و فسادش به خطا میکند
احمقِ نا بینا آں بدسگال

داد غریبی بدل از لُطفِ خویش
نانک در هر دو جهاں حسن کیش

۱۲-۱

آنکه غرورش بود از مال و جاه
آنکه زانبوهی تازد بسے

گردد محتاج به خس در نگاه
در لمحه افتد سرِ پا کسے

P.M. قلمی نسخہ "بدن داد" S.O. سکھنی صاحب "بدل دارد"

آنکہ دہد بر خود قوّت و قرار ‌ ‌ ‌ ‌ در لحمہ او باشد چوں خاکسار

آنکہ کسی را نہ شمارد ز کبر ‌ ‌ ‌ ‌ گردد پایالؔ[1] جفا جور و جبر

ازمیںِ مرشد ازشک طبیب[2]

تا نانک آں مرد بحضرت مجیب ‌ ‌ ‌ ‌ ۱۲-۲

آنکہ ریاضت کند از جہد تن ‌ ‌ ‌ ‌ تکیہ نگیرد بہمہ عمر فن

محنت از زہد کند خود پرست ‌ ‌ ‌ ‌ دوزخ در جنّت خود را زست

گوناگوں فن نہ دل اندر حباب ‌ ‌ ‌ ‌ حضرت حق کی شود آں مستجاب (یعنی بحضرت حق)

آں کہ نکوئی خود احمال کرد ‌ ‌ ‌ ‌ داں کہ نکوئی خود پامال کرد

خاک شود جملہ عاجز دل ہست

تا نانک دل مرد نکو منزل است ‌ ‌ ‌ ‌ ۱۲-۳

آنکہ بداند کہ منم کارساز ‌ ‌ ‌ ‌ دائی آرام ازو احتراز

آنکہ بداند کہ منم کرد کار ‌ ‌ ‌ ‌ در دو جہاں جای نیابد قرار

[1] P.M. قلمی نسخہ "پامال" O.S. سکھنی صاحب "پایال" [2] P.M. قلمی نسخہ "ارسک طبیب" O.S. سکھنی صاحب "ازشک طبیب"

آنکه بدل داد خودی را مقام
گرد محروم دل افسرده خام

آنکه کند حرص بدنیائی دون
پیک اجل میکندش سرنگون

لطف خدا امید بہ افتادگی
نانک را باشد آزادگی

۱۲-۴

یک چو شود جمع بصد آرزوست
صبر ندارد و بدل جست جوست

بسکه ز دنیا لقمهٔ زهر خورد
سیر نشد هم به تگاپوی مرد

ثمرهٔ صبر نداری بدل
خواب دخیالست عبث بالکل[2]

نام خدا صحبت جسمد بہ
طالع مند آنکه نصیبش بود

کرده آں میکند و خود بخود
نانک پیوسته خدایت دهد

۱۲-۵

کرده او میکند او کردگار
از پئے[3] انسان نشود هیچ کار

آنچه نماید به نظر آیدت
خود بخود آں باشد خود بایدت

۱؎ P.M. قلمی نسخہ "ثمرہ" O.S. سکھمنی صاحب "ثمیر" ۲؎ P.M. قلمی نسخہ "بالکل" O.S. سکھمنی صاحب "پابجل" ۳؎ P.M. قلمی نسخہ میں "بد انسان" ۴؎ O.S. "پئے انسان"

هرکه او کرد بخود قادر است
داند ببیند بکند بارها

از همه نزدیک بُعد (یعنی دوری) حاضر است
واحد خود جملهٔ خود جابجا

کم نه شود نقص نه آمد نه رفت
نانک پیوسته ظاهر و نهفت

۱۲-۶

مُرشد خود خود بمُرید خود است
خود بکند کرده خود را قرار
غیر از و نیست چیزی دگر
قدرت خود را خود ببیند عیاں

خود نکند[1] قادر قدرت خود است
جمله آں راست و او کردگار
جای بجا آمد و قادر بصر
گوناگوں عالم کرده هماں

در دلِ خود خود بدل اندر مقیم
نانک از قدرت خود خود علیم

راست روا (ست) راست خدا سالم است
حق حق حق خدا کرده است

وزدانا[2] هائی همه عالم است
هادئی مُرشد که پیش بُرده است

۱ P.M. قلمی نسخه "نکند" S.O. سکھمنی صاحب "بکند" ۲ P.M. قلمی نسخه "دانا ہائے" S.O. سکھمنی صاحب "وزدانا های"

دایم دایم حُسن خداست — مجمل خوُبی و خلاصہ نماست
صاف صاف صاف کلام اکبر است — مُرشد کامل سگرش راہبرست

پاک تراز پاک تراز پاک ذات
نامِ خدا نانک جہاں رانجات

۱۲-۸

سلوک

در پناہِ عدل درویش آں رہ بہ مطلب می براد
غیبتِ درویش نانک در جہاں کون فساد

غیبتِ درویش قصر زندگی است — غیبتِ درویش سرافگندگی است
غیبتِ درویش ز شادی برون — غیبتِ درویش بدوزخ درون
غیبتِ درویش شود تیرہ دل — غیبتِ درویش ہمیشہ خجل
غیبت گورا نہ نگہباں کسے — غیبتِ درویش خرد نا کسے

یعنے اورا کسے خریدار نباشد

P.M. قلمی نسخہ چوبی S.O. سکھمنی صاحب "خوبی"

۱۳-۱

نانک درویش چو رحمت کند
غیبت گو از کرمش وارہد

غیبتِ درویش شود کج دہن
غیبتِ درویش گزندہ[1] شوی
غیبتِ درویش چو بستہ زباں
غیبتِ درویش ہمیشہ ملال

غیبتِ درویش چو زاغ وزغن
غیبتِ درویش چو گندہ شوی
غیبتِ درویش بجملہ زباں
غیبتِ درویش کمینہ خصال

۱۳-۲

غیبتِ درویش را جائی نہ در کائنات
نانک درویش خواست آنرا گرد نجات

غیبتِ درویش زبی منصفی است
غیبتِ درویش خطا بر خطا
غیبتِ درویش خلافت نماند
غیبتِ درویش مرضِ بے دوا است

غیبتِ درویش نہ جائی قوی است
غیبتِ درویش بہ نفرینِ خدا
غیبتِ درویش لبی غم رساند
غیبتِ درویش ہمیشہ خطاست

[1] P.M. قلمی نسخہ "گزیدہ" O.S. سکھمنی صاحب "گزندہ" بمعنی مار گزندہ

غیبتِ درویش کند غم بغم
نانکِ درویش رہاند ز غم
۱۳-۳

غیبتِ گو دایم باشد کثیف[1]
غیبتِ درویش جنونت کند
غیبتِ درویش بہ غضب اندرست
غیبتِ درویش بزاد و بمُرد

غیبتِ درویش نباشد شریف
غیبتِ درویش نگونت کند
غیبتِ درویش ہمیشہ خراست
غیبتِ درویش زشادی فسرد

غیبتِ درویش نگیرد مقام
نانکِ درویش چو خواہد مرام
۱۳-۴

غیبتِ درویش میانت شکست
غیبتِ درویش چو صحرای ست
غیبتِ درویش تہی باطن ست
غیبتِ درویش ندارد اساس

غیبتِ درویش مرادت ببست
غیبتِ درویش بگمراہی ست
مُردہ اُفتادہ چو بیجاں تن ست
کشتۂ خود خود بخورد[2] بدحواس

[1] P.M. قلمی نسخہ "کسف" O.S. سکھمنی صاحب "کثیف" [2] P.M. قلمی نسخہ "بخود" O.S. سکھمنی صاحب "بخورد"

	غیبتِ درویش پناہش نہ کس نانک درویش مگر باز رس	۱۳-۵
غیبتِ درویش جہاں تپ و تاب غیبتِ درویش نیابد قرار غیبت گو تنہا در کشت زار غیبتِ درویش ز ایمان دور		ماہی چوں افتد در خشک ز آب آتش چوں سیر نہ در خس و خار مانند دہن باز چو کنجد بوار غیبتِ درویش دروغ و فجور
	غیبت از آتش خوی سرشت[1] نانک آں ہرچہ کہ خواہد گذشت	۱۳-۶
غیبتِ درویش بصورت بد است غیبتِ درویش جزا از خدا غیبتِ درویش نہ امید رس غیبت گو دایم پالوسیش		غیبتِ درویش ہمیشہ رداست مردہ دوزخ دروں زندہ اندر بلا غیبتِ درویش نہ بہبود کس ہرچہ کہ خواہد آں کوشیش[2]

۱۔ P.M قلمی نسخہ سرست، S.O. سکھمنی صاحب: سرشت ۲۔ شاید کوشدش ہو

۱۳-۷

قسمتِ ازلی نہ کسی رد کرد
نانک از یادِ خدا راست مرد

جملہ جہانست و او کارساز
وَصفِ خدا کُن بدل اندر مُدام
ہر چہ شود کردۂ او مے شود
بازی[1] خود ساختہ بازیگرست

باید دایم کُنی اش صد نیاز
یادِ خدا کردن ہر صبح و شام
ہر چہ کند می بُوَد و می شود
ثانی[2] کس کردن را در خور است

۱۳-۸

کاں را از رحمتِ خود نام داد
نانک آں مردِ سعادت شواد

سلوک

بگذار دانائی ہمہ تسبیح گیر از نام دوست
دار اُمّید از یکی نانک مُرادت جُملہ زوست

[1] P.M.0 قلمی نسخہ "تاری خود ساختہ بار مکتر ہست"۔ ی۔ ٥۔ سکھنی صاحب۔ "بازی خود ساختہ بازیگر است" [2] P.M.0 قلمی نسخہ "ثانی" غلط ہے

باطل امّید بر انسان کنی | جود ز نوجود[1] یک ایمان کنی
بخشش او سیر شوی دایما | دیگر از طمع نباشد ترا
مُرده زنده که نکس اختیار | انسان را نیست در و دست بار
امرش بشناس که دِلشادی است | نامش را دار دل آبادی است

۱۴-۱
یاد فرا یاد خدا دید را
نانک پیوسته بباشد ترا[2]

وصف بدل کن ز خداوندگار | ای دلِ من باش صداقت شعار
صاف زبان شربتِ نامش بنوش | دایم خوش باشی از جان بکوش
بینی از چشم بقدرت خدای | صحبتِ درویش بناش سرای
بسکه ز پا راهِ خدا میروی | دُور گناهان ز خدا میشوی

۱۴-۲
دست به تسبیح بدل ذکر گوی
نانک در حضرتِ حق سرخروی

[1] شاید "نوجود" کی بجائے "معبود" ہو [2] P.M. قلمی نسخہ "نباشد مرا" O.S. "بباشد ترا"

نیکو طالع بجہاں آنکس است
نام خدا را بدل اندر شمار
ظاہر باطن بہ ہمن نام خواں
واحد یکتا و یکی را شناس

دایم دریادِ خدا وارس است
منعم آن است بعالم تجّار
دایم محظوظ و خوش وقت آں
اینجا آنجا مطلع از قیاس

نام خدا را کہ بدل جائی داد
نانک آں را بخدا رائی باد

۱۴-۳

ہادی و مرشد بخودش خود نمود
صحبتِ درویش بوصفِ خدا
خوشدل مترنّم از نامِ دوست
دارد امید بیک آں کسے

آں را دانی طمع از دل ربود
جملہ آزار رباید ز ما
در دنیا مردِ خدا آں نامہ نکوست
یافت نجاتش ز بلاہا بسے

آنکس با نامِ خدا خوشدل است
نانک آں مردِ خدا کامل است

۱۴-۴

دل که درد یادِ[ل] خدا بگذرد
آنکه خدا لطفِ خودش میکند
آنچه که بُو دست همه دیده شد
بس ز تلاش وسعی و جُو و جُست

خوشدلی و قایم پا آورد
بندهٔ آں ہول نه کس میکند
(یعنے ہول کسے نمیکند)
خویشتن از کارِ خود آسوده شد
ہادی مُرشد شده ره داشت پُشت

۱۴-۵ ہر چه که بینیم همه از بنای
نانک آنست همه جمله جای

ہیچ نیاید نه رود ہیچ کس
آمد شد دیدن نادیدن است
خود بخود آں باز بجمله خود است
دایم موجود نه ہیچش زیاں

خود بخود آں بازی خود کرد و بس
در آرش خالق سنجیدن است
گوناگوں ساخت آں واحد است
ساختهٔ اوست زمین آسماں

۱۴-۶ ہیچ نه امید نه بیم از کسی
یاد خودش بکنی نانک رسی

ل P.M. قلمی نسخه "یار خدا" S.O. سکھنی صاحب "یاد خدا"

آنکه بدانست خدا آں حبیب	جملہ موجود از وشد مجیب
بندہ در بندگیش جملہ خواست	بارِ خدا بندہ را غم رُباست
خود بوصال آید آں مہرباں	چوں سخن از مرشد[1] کامراں
بارِ خدا بندہ خدمتگذار	کاں را از لطف کند کامگار

نامِ تو دریاد چو کرد انتظام
نانک آں مردِ خدا نیکنام
۱۴-۷

ہرچہ کردہ ایں ہمہ چون وچرا	دانیش پیوستہ ہست آں باخدا
در توکّل ہرچہ باشد باش گو	کردگارِ خویش را بشناخت او
کردۂ قادر بہرکس کامل است	آنچہ کردہ ہیچناں را شامل است
ہرکہ پیدا کرد بازش[2] در گرفت	خوش دلی کامل ہماں مرد گرفت

ہرکرا خود داد فیض سرمد است
نانک آں صاحب خرید و واحد است
یعنے بندۂ خدا
۱۴-۸

[1] قلمی نسخہ میں مرشد کے بعد "شد" ندارد ہے P.M.10 [2] قلمی نسخہ میں "بارش" غلط ہے P.M.

سلوک

جملہ شیونؑ پُرفن است مالکِ دلہاے ما
آنکہ بیادش خدا نانک آں را فدا

شکستہ را درستی کارساز است
ہمہ جاندار را پروردگار است

کند اندیشہ جملہ را بخاطر
ازو فارغ نہ کس باطن نہ ظاہر

دلا پیوستہ توؑ ہر نام می خواں
خدا قادر مقدر خود بخود آں

زخود کردن بہ چیندی میتوانی
اگر صد بار دعوت سحر خوانی

بجز او نیست ہیچ کامگاری
بگو نانک بفکرت نام باری

۱-۱۵

خوبیٔ رویت لقب بندگی
لطف لطف است نیز بندگی

دولت مندی چہ تکبر کنی
تکیہ گہت خانم کہ برزکنی

ل P.M. قلمی نسخہ میں "سیون" ہے ۲ P.M. قلمی نسخہ میں "تو" ندارد ہے

بس ز شجاعت که سخن گویدت	بی سبب از قادر کی جویدت
گر به سخاوت قدمت استوار	باید از کرم خدا یاد دار

آنکه ز مرشد[1] رودش درد من نانک آن مرد بصحبت بدن	١٥-٢

کاخ از چوب وستون قایم است	از کلمۀ مرشد دل دایم است
سنگ به کشتی که کند آسیا	از زمین مقدم مرشد[2] شنا
در شب دیجور چو روشن چراغ	همت مرشد کندت خوش دماغ
گم شده در صحرا ره یافته	صحبت درویش بدل یافته

خاک کف پای ز اہل خدای نانک را داد خدا توتیای	١٥-٣

ای دل ناداں چه زنی سر بسنگ	قسمت ازلی رسدت بی درنگ
شادی و غم هرکه دهد مر ترا	یادش کن باش ز دیگر جدا

۱؎ P.M.O قلمی نسخه میں "بود ش" ہے ۲؎ P.M.O قلمی نسخه میں "سنا" ہے۔ "شنا" بمعنی شناور معلوم ہوتا ہے

هرچه کند باش برآں شادماں
بیں که چه چیز است به همراهِ تو

بیخبری ذرّه[1] چه سبب وی بداں
ماندی آلوده به طمع اندرو

یادِ خدا کن بدل اندر مدام
نانک با عزّت و خوبی خرام

۱۵-۴

غیر ازاں چیست ترا دلپذیر
ترکِ نخوت کن و مغرور دل
محل کن صحبتِ هم قافله
تحسیں گویند همه آفریں

نامِ خدا صحبتِ درویش گیر
نامِ خدا در دلِ خود کن شغل
ترک کن از دنیا پُر قابله
حضرتِ حق روی سفیدت همیں

آنکه چنیں سودا زو دید شود
نانک آں راست فدا از وجود

۱۵-۵

نوشتی پاشستنِ[2] درویش را
غسل زخاکِ درِ درویش کن

کن به تصدقِ او خویش را
بالائی درویش فدا خویش کن

۱- P.M. قلمی نسخه "درچه" ۲- P.M. قلمی نسخه "باشستن" O.S. سکھمنی صاحب "پاشستن"

صحبتِ درویش ز طالع بداں
از همه آسیب ترا نگهباں

صحبتِ درویش خدا را بخواں
وصفِ خدا خوانی شیریں زباں

نام خدا هر که یقیں آمده
خوشدلی اش نانک ایں آمده

۱۵-۶

مُرده را زنده چو خواهد کند
دولتِ جاوید در یک نظر
جمله او دانی او کردگار
ای دلِ من دایم دریا دباش

گرسنه را قوت تواند دهد
قسمتِ ازلی کندت منحصر
غیر ازاں نیست ثانی بکار
روشنیت رای و دل شاد باش

لطف کند نامِ خودش میدهد
نانک آں مرد صفادِل شود

۱۵-۷

در دلِ آنکس که یقیں مُرشد است
عابد عابد شوندش کونین

باطنش از نامِ خدا ارشد است
نامِ یکی در دلِ خود کرد طرفین

۱۵ P.M. قلمی نسخه "دل وشاد" O.S. "دل شاد"

راست بجردار گذارش دُرست
ظاہر باحق و باطن نیزش حق بیں
در دل ہمہ راست وگوید حق حُبت
بگذارش حق وبحق کرد یقیں

نامِ خدا آنکہ بجو راست بدالست[1]
نانک آں راست بحق باید ہمانشست

۸ - ۱۵

سلوک

حسن نہ تصویر نہ از رنگ خدا فارغ از عنصر ست
گرد معلوم بکس نانک از لُطفِ خُدا مُنتشر است

در دلِ خود دار خدا لایزال
ہیچکسے نیست مساوی برآں
دانا خود بینا خود واحد است
بارِ خدا قادر و واسع مجید

ہیچ نہ امّید بر انساں کمال
جُملہ بیشک ویکی ہم ازال
ژرف نگاہ بعید و بعید است
یعنے تیز نگاہ
کرم کُن از فضل رحیم الرشید

[1] P.M. قلمی نسخہ "بدالست"

	اہل خدا شکر گذارش کنند نانک را دل که پناہش رود	۱۶-۱
برآرنده امید لایق پناه تهی پر بیک چشم برهم کند بخوش شادمانی همیشه همون خلافت شهنشاه عرف عارف است		هر آنچه از عنایت همه او براه نه کس مصلحت او فراهم کند همه چیز دارد بخانه درون ریاضت ریاضی حرف صارف است
	برآن یاد[1] دریاد عارف خوش است بآن مرد نانک توهم کش است	۱۶-۲
قدرت آں را نکند کس بیاں پسر چه داند ز تولدِ پدر عرف خدای بخرد کامل است جمله موجود موالید ساخت		جمله ملایک شده حیراں درآں جمله فرشته برشته قدر بنده با نام خدا شامل است آمد شد زادن و مردن نواخت

[1] P.M. قلمی نسخه "برآباد"۔ S.O. سکھمنی صاحب کے مطابق "برآں یاد" صحیح معلوم ہوتا ہے۔

١٦-٣	پست بلندی همه جا با وُرود نانک بر هر که نماید نمود	

گوناگون صورت الوان فزود
گوناگون کرد لباس از وجود

گوناگون کرده این پهن وار
بار خدا یکی و یک بیشمار

گوناگون کرده فکرت عیان
آگهی آمود بجمله جهان

گوناگون حکمت او ساخته
قدرت خود راست بپرداخته

١٦-٤	جملهٔ دل دولت و جمله مقام زندگی نانک از یادِ نام	

نامش پرداخته جمله جهان
نامش پرداخت زمین آسمان

نامش پرداخت آیت کلام
نامش پرداخته زیرک تمام

نامش پرداخته عرش و سمک
نامش پرداخته پاک و ناک

نامش پرداخته عالم تمام
نامش پرداخته گوش از کلام

رحم کند نام خودش میدہد
نانک از غصہ آں می رہد

١۶-۵

صورت او راست ہمہ جا مقام
ساختہ او راست ہمہ از سخن
راست فعل کردن خلقت درست
راست بکردار صفا در صفا

مردِ خدا راست خلاصہ سلام
راست خدا در ہمہ شد مؤمن
بیخ درست است و فرعش است
آنکہ بدانست نمودہ خدا

مردِ خدا راست دہندہ سریر
نانک از مرشد رہِ راست گیر

١۶-۶

قالِ حقیقت چو شنیدی ز پیر
فہم کند راستی از بی حجاب
خویش درست است درست آفریں
خلق از وگشت و او کردگار

صادق آلنست دلش در پذیر
یاد کند نام شود مستجاب
خویش بداند[1] خود را بہ ایں
غیر نداند کہ کند آں چہ[2] کار

[1] R.H. قلمی نسخہ "نداند" O.S. سکھمنی صاحب "بداند" [2] قلمی نسخہ میں "چہ" ندارد ہے ۔

۱۶ - ۷	قُدرت از خالق داند سرشت نانک برحسبِ تقاضا گذشت	

آنکه به بیندکسی باز بگوید براز قول ز مُرشد سخن آرا کہ شُد صحبت او یافت نجات از کرم بنده در بندگیش یک پسند		آنکه ز بندگان دیده بازست باز طالب از بار خدا را کہ شُد آنکه تراشیده محنت و الم بنده در بندگیش بخت مند

۱۶ - ۸	وَصفِ خُدا کرده ترنم مدام نانک از مُرشد بُرده مرام	

سلوک

اوّل راست است و آخر ہماں ہم راست خواہد شد آں
نانک مُرده زنده جہاں خامتراست خام داں

راست قدم راست پرستش کند
راست بہ قالست و بینندہ[1] راست
راست خود او راست ہمہ راست براست
راست بگو راست بگو راست گو

راست پرستند و پرستش کند
راست پرستش و پرستندہ راست
راست بر ہنر خویش ہنر مند گشت
راست[2] شود راست شود راستشنو

آنکہ بدانندہ ہمہ راست است
نانک آں راست خدا را است

۱۷-۱

صورت او راست بدل برگزید
آنکہ بدل معتقد از ذوالجلال
آنکس از بیم کہ بے بیم ماند
چیزی از چیزی نمودہ درست

کن بکند آنکہ ہمہ راست شنید
صورت معنی بدلش لایزال
شامل در کار بخود خود رساند
آنرا از چیز دگر کس نگفت

داند دانندہ این راہ بے شک[3]
نانک بابا بر خدا گشت یک

۱۷-۲

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "بینیدہ" ہے [2] یہ مصرعہ اس طرح صحیح معلوم ہوتا ہے۔ راست شنو راست شنو راست اشنو [3] P.M. قلمی نسخہ "بہ شک"

صاحب را بندهٔ فرماں پذیر
صاحب را بندہ پرستش گزیر

صاحب را بندہ داردیقیں
صاحب را بندہ صاف است دیں
یعنے بندۂ صاحب را دین صاف است

صاحب را بندہ ندارد فرق
صاحب را بندہ با نام حق

بندہ را صاحب پروردگار
بندہ را صاحب دارد وقار

بندہ آن است کہ لُطفش وراد
نانک آں بندہ ہردم بیاد
۱۷-۳

خویشتن از بندۂ خود پردہ دار
خویش کند بندۂ خود را دقار

خویش کند بندہ را کامراں
خویش کند بندہ را نام خواں

خویش کند بندۂ خود را عزیز
قدرت اورا نکند کس تمیز

بندۂ حق را نتواں کس رسید
بندۂ حق سر بہ بلندی کشید

آں کس را خویش بخدمت گرفت
نانک آں بندہ ہردم شگفت
۱۷-۴

مورچه از قوّت و قدرت کمال — لشکرِ جرّار کند پائمال

جانِ کسی را نه برآرد خودش — دارد آں را به پناهِ خودش

آدم هر چند بزند[۱] دست و پای — هیچ ندانند و نه کردن سزای[۲]

اوست نگهباں نه کشندهٔ دگر — جمله جاں دار نگهبان شمر

جانِ من این غم تو چرا میکنی
یاد کن نانک حق آں غنی ۱۷-۵

هر دم هر بار خدا یاد کن — شربتِ شوقش خور و دلشاد کن

هر که ز مرشد گهرِ نام یافت — غیر ازاں نام بدیگر نیافت [تافت]

تحسین بر نامِ همه زینتِ اوست — شادی با نام که هم صحبتِ اوست

شربتِ نامش که هر آنکس چشید — جان و تن این جمله بنامش رسید

خیزد با نام نشستن بنام
نانک این است مرادُ السلام ۱۷-۶

۱۔ P.M. قلمی نسخه "برند" ۲۔ O.S. سکھمنی صاحب بزند ۳۔ P.M. قلمی نسخه "سرای" O.S. سزای

آنکہ خدا یاد کند صبح و شام — بارِ خدایش برساند بکام

خدمت حق را کند از جان و دل — بارِ خدا ہست باو مشتمل

آنچہ شدہ از شدنی داندش — حکم خدا خویش ہمہ خواندش

گویم از خوبیٔ او را کدام — یک نتواں گفت ز خوبی تمام

بارِ خدائی کہ ہمیشہ حضور

نانک گوید کہ ہماں مردِ نور

۱۷-۷

ای دلِ من گیر پناہش[1] مدام — این دل و جاں خویش بدہ[2] لاکلام

دل کہ در و حکم خدا نازل است — آں کس از جملہ جہاں کامل است

شادی آئین پناہش روی — بندہ از وجملہ ہمہ جا شوی

این ہمہ دانائی دیگر گذار — خدمتِ آں مرد خدا را برآر

آمد و رفتن نشود از تو ہم

نانک آں را کہ پرستی قدم

۱۷-۸

۱ P.M. قلمی نسخہ "بناہش" O.S. سکھمنی صاحب "پناہش" ۲ P.M. قلمی نسخہ "مدہ" O.S. سکھمنی صاحب "بدہ"

سلوک

راست خدارا شناخت مرشد آں راست داں
یادِ ہمانست نجات **نانک** وصفش بخواں

مرشد تحقیق ہمہ نگہباں | بندہ را مرشد[1] مہرباں
مرشد تحقیق خرد رویدت | مرشد از نامِ خدا گویدت
مرشد تحقیق زبندت خلاص | از بد دُرست مرید اختصاص
مرشد از خوبی نامت دہد | طالع مندی[2] است مرید ار شود

مرشد تحقیق مریداں درست کار
نانک شو داخلاق مرشد ہزار بار

۱-۱۸

خانہ مرشد (یعنے در خانہ مرشد) چو بماند مرید | مرشد را حکم (یعنے حکم مرشد را) بباید کشید
خوراند نماید در ہیچ کار | بارِ خدا در دِل دایم قرار

۱۔ P.M. قلمی نسخہ میں "شد" ندارد ہے ۲۔ P.M. قلمی نسخہ میں "مندلعت" ہے

سر بنہد مرشد را بر قدم   کار شود ساختہ آں دمبدم
خدمت بے مطلب عندالرضا   آں راہم گردد واصل خدا

خود بکند لطف و کرم بر مرید
نانک آں مرشد را برگزید
۱۸-۲

از ہمہ سو مرشد را دل نشاں   آگہ از سرّ خدائی است آں
مرشد بتحقیق بدل نامِ دوست   گشتہ بہر بار فدا نامِ دوست
مجمل خوبی است و جاں آفریں   روز و شب یارِ خدا دلنشیں
مونس جاں حق و حق باز[لہ] داں   واحد خود نیست بدیگر نشاں

نیست بدانائی آنجا گذر
نانک آں مرشدِ طالع شمر

صحبتِ گفتار دہد نام را   حضرتِ حق یافت فرجام را
بہرہ ز دیدار بخدمت شفیق   شرف قدم کرد سرِّ طریق

لہ P.M, قلمی نسخہ "بار"۔ S.O. سکھمنی صاحب "باز" زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔

سخن شنو گوش بکن باش سیر ۔۔۔ خاطر جمعیت و دل صبر گیر

مرشد کامل چو بگوید سخن ۔۔۔ شربت دیدار سکونت بطن

آنکہ نہایت نتواں کرد یاد
نانک او خواہد دیدار داد ۔۔۔ ۱۸-۴

وصف تو بسیار زبانست یک ۔۔۔ شاہ تحقیق بہ کامل نہ شک

ہیچ سخنداں بہ سخن رہ نبرد ۔۔۔ غالب مغلوب خدا را شمرد

بار خدا بے چوں مسرور ساز ۔۔۔ قیمت آں را نہ کسی یافت باز

عرض گہ بندگیش صبح و شام ۔۔۔ مقدم دل خویش بادش مدام

گشت فدا مرشد خود را ز جان
نانک مرشد کہ طفیلش جہاں ۔۔۔ ۱۸-۵

شربت شوقش بوصالت رساد ۔۔۔ باید کن نوش بجاں ہرچہ باد

مرد خدا نقص نہ در ہیچ جا ۔۔۔ کاں را دل دادہ روشن خدا

ط.P.M قلمی نسخہ "بار" .O.S سکھمنی صاحب "باز" صحیح ہے

دائم کن یاد تو رحمان را
ما و من از صحبت آلودگی است

صدق بیاموز مریدان را
در دل خود دار خودآسودگی است

تیره درون باد چراغش ز نور
نانک از درد طمع باد دور

۱۸-۶

تابش گرمی تو به سردی رسد
رنج و الم دور ز عمرت تمام
بیم رود بی غم دایم شود
لطف کند آنکه ترا مالک است

شاد شود درد نه هیچ آورد
کامل مرشد چو دلیلت بکام
جمله آزار ز جان تن رود
نام خدا گیر دگر ذلک است

آمد شد ماند و شد پرده پوش
نانک مسموع خدا را بگوش

۱۸-۷

آنکه ز بیچون و هم چون چراست
بازی خود کرد ربوبیتش

گشت فریبنده ز قدرت خداست
قدرت خود بین ز الوهیتش

غیرِ خدا دیگر ثانی نہ کس
واحد در ظاہر و باطن بس

در ہمہ ہا اوست بجاں زن و مرد
صحبتِ درویش پدیدار کرد

ساختگی دُنیا از ساز زاد
نانک ہر بار خدا را زاد

۱۸۰۸

سلوک

ہمرہ رود نہ ہیچ بجز نام جملہ باد
نامِ خدا بیاب تو نانک ہمیشہ شاد

فکر کُن از اہلِ دلاں ہوشدار
واحد را یاد کُن از جاں قرار

غیرِ ہمہ را تو فراموش کُن
قدم مبارک بدِل آغوش کُن

گرد کند آنکہ نہ یادش کنی
ضبطِ خدا نام بہ دلکش کنی

جمع کُن ایں مایہ شوی مایہ دار
روشنئ عقل بہ دِل پایدار

داری امید یک اندر ضمیر
نانک آں را ز غم آزاد گیر

۱۹-۱

دولت را تابی بطرفِ هرچهار
خواهی آرام تو گر پایدار
کار کنی نیک[1] بخوبیٔ خویش
دارُو هرچند نمرضت[2] رود

دولت آں خدمتِ پروردگار
صحبتِ درویش خوشی بیشمار
خوبی از نامِ خدا بیش بیش
مرض رود دارُو نامت شود

نامِ خدا در همه نعمت نعیم
نانک کُن یادِ تو حضرت کریم

۱۹-۲

در دلِ خود دار خدا را مدام
هیچ نه آسیب بآں میرسد
نامِ خدا را تو بهر حال گو
بیم رود کامل گردد امید

سرگرداں ششدر گیرد مقام
در دلِ او نامِ خدا میرسد
یادِ خدا ذکر همیشه شنو
خدمت کن تا تو شود دل سفید
یعنے دل تو سفید شود

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "تنگ" ہے [2] P.M. قلمی نسخہ میں "نمرضت" ہے جو غلط ہے۔

۱۹-۳

قایم می باش مقامت درست
نانک گوید ملک الموت ست

مردِ خدا گوید حق در کلام
آمد رفتن نه شود نام گیه
گوهر اجسام تو گردد قبول
خواهی هر چند نه گردی رها

زاد بمیرد همه خام است خام
خود را پرهیز امان خواه پیر[1]
یادِ خدا کردن داری وصول
رایت[2] هم مصحف قولِ خدا

۱۹-۴

در دلِ خود خدمت حق را پذیر
نانک برحسبِ مُرادات گیر

همرهِ تو هیچ رود نه زمال
مخلص بی پسر برادر نه جُفت
اوج خلافت و زر بیقیاس
اسپ دِگر فیل عدا به چه شود

احمق دل تو که چه داری خیال
آخر گوئی تو کجا کس نهفت
آخر گوئی ز چه گردی خلاص
باطل این است همه وانمود

[1] P.M. قلمی نسخوں میں "پیر" ہے [2] P.M. قلمی نسخہ "رابت" O.S. سکھمنی صاحب "رایت"

هر کس که عطا کرد ندانست یاد
نانک از نام خدا شُر خرد باد[1] — ۵ - ۱۹

وعظ ز مُرشد بشنوای جوان
خدمتِ حق کردن ای جانِ من
شرف قدم دار بدل اندرون
یادکند خود به دگر رهنمای

بے خدمت باد بهر دو جهان
آنکه شود پاک تُرا جان و تن
روشنیٔ وجه تو گردد فزوں
گفت و شنیدن به نهایت خدای

راست شوی خاص خدا نام گیر
نانک را وصف روی پذیر؟ — ۶ - ۱۹

وصف بخوانی بشوی پاک تن
بے غم باشی بخوشی دائما
بگذر از بخردی[2] جمله ز رنج
مایه خدا راست به سوداگری

ما و منی دُور و تلخی سخن
صد دم خوانی که تو اسیم خدا
صحبت درویش ز حق یاب گنج
منفعت اینجا و بحضرت بری

[1] قلمی نسخہ میں "باد" رہ گیا ہے P.M. [2] قلمی نسخہ بیخردی۔ سکھمنی صاحب بخردی O.M. P.M.

۱۹-۷

جملہ را بیک بیند اگر
نانک گو آں را بیشک دگر

یادِ یکے وصف یکی رابکن
وصف یکی را ہزاراں کنی
نامِ یکی کام یکی یک خدای
گوناگوں حکمت ازیک شده

ذکرِ یکی در دل یک کن وطن
ذکر یکے از تن و از جاں کنی
کامل مکمول شده خود خدای
یادِ یکی کن ز خطا حک شده

۱۹-۸

در دلِ جان است یکی مشتمل
مرشد شد ہادی نانک بدل

سلوک

افتاں رسیدم بر درت باری فتادم در پناه
نانک خدارا عرض ایں در زمرهٔ عابد بخواه

لہ P.M. قلمی نسخہ میں "جنیک" ہے جو غلط ہے۔

آنکه طلب گارِ خدا خواستہ	نام بدہ لطف سخن آراستہ
خواستن از اہل دلان خاکپائی	حسب مُرادات مرا از خدای
ہر دم ہر بار خدا نام خواں	دایم پیوستہ خُدا یاد داں
شرف قدم را بہ محبت صمیم	کرد عبادات خُدا الرحیم

گیر پناہش و نیک انتظام
نانک درخواست خدا نام کام
۱-۲۰

منظورِ خدا بُودن خوشدل بسی	دیدارِ خدا یافت بہ تنہا کسی
ہر کہ جسد سیر شد از اشتہای	قایم آں مرد نہ لرزد زجای
کرد محبّت بخُدا معتدل	صحبتِ دردلش پذیرد بدل
گید پناہش زہمہ دُور شو	روشن دِل روز بشادی برو

طالع مندی است خدا خواندکاں
کہ آں - آنکہ
نانک با نامِ خُدا شادماں
۲-۲۰

نیتِ عابد بہ کمال آمدہ | وعظ ز مرشد چو زلال آمدہ
لطفِ خدا باد بہ ہر کس نزول | بندہ را کرد ہمیشہ قبول
بندشں ببرید و آزاد کرد | ورد زمین و ز عرش یاد کرد
حاصلِ خواہش بآمانی[1] امال | کامل پیوستہ واہب تعال

از ہر کس بود باکرام خواند
نانک چوں عابد بانام ماند ۲۰-۳

چوں[2] شود از دل کہ نہ ضائع محن | چوں شود از دل کہ پذیرد سخن
چوں شود از دل کہ دہد جملہ چیز | چوں[3] شود از دل کہ بجاں زندہ نیز
چوں شود از دل کہ ز آتش رہاند | دولتِ مرشد کہ کسی راز خواند
چوں شود از دل کہ برآرد زنار | آں کس شکستہ پیوند کار

مرشد کامل چو بدانش رساند
خود بخدا نانک خود را رساند ۲۰-۴

[1] P.M. قلمی نسخہ امانی - O.S. سکھمنی صاحب بامانی [2] P.M. قلمی نسخہ میں چاروں شعروں میں "چوں شد" ہے [3] P.M. قلمی نسخہ "پیر"

کار همین است به محنت پذیر
یادِ خدا یادِ خدا یاد به
خدمت گاری بجهاں کردنت
جمله مسرور و شادی زنام

بگذر از غیر یکے نام گیر
خود بکند یاد دگر نام ده
بخدمت خاک شود ایں تنت
غرق[1] تواں یاد بتکیه تمام

جمله آزار شود دور ازو
نانک با نامِ خدا وصف گو

۲۰-۵

دوستی اخلاص مصمم یقیں
چشم شود سیر بدیدار جفت
عارف مردی است بدل وجاں یکی
چیز یکے بخشش ز لطفِ صمیم

هست بدل وجاں فواید همیں
نشستنِ[2] پا عارف گُل دل شگفت
تنها کس یافت ازیں اندکے
نام کنی یاد ز مرشد رحیم

وصفش در گفتن نیامد ربوط
نانک مانده است به جمله خلوط

۲۰-۶

[1] P.M. قلمی نسخہ "غرق" ہے۔ S.O. سکھمنی صاحب "غرق" [2] R.H. قلمی نسخہ میں "پا" غلط ہے

باری فیّاض غریباں نواز	عابد نزدیک شد آں کارساز
بیکس راکس بہ محبّان حبیب	باغِ جہاں را خود مست عندلیب
اوّل کامل کہ کند کردگار	عابد را بندگیش جاں قرار
ہر کہ کند یاد شود پاک تن	اَز[1] دل وجاں حُبِّ عبادت بکن

ماکہ بدانیم کینہ خصال
نانک در حفظِ تو حافظ تعال ۲۰-۷

معرفت از موجب خورسندگی است	یک لمحہ یادِ خدا بندگی است
سلطنت از دولت دارو فضل[2]	نامِ خدا را چو حکایت بدل
خوردن بسیار کند دِل حرام	وردِ زباں نامِ خدا مستدام
خوبیٔ کردار برین است جمال	دَر دلِ خود قول زمرشد کمال

صحبتِ درویش خدا وردگیر
نانک درجملہ شادی پذیر ۲۰-۸

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "ز" ہے - [2] P.M. قلمی نسخہ "فصل" O.S. - "فضل" صحیح ہے -

سلوک

چون بیچون نشان عدم وجودش از خویش
کردہ خود نانک خود ہست خدا خود بہ پیش

ہرگاہ نشاں نہ ہیچ منظور — ایں ذنب[1] و ثواب بود زیں دور
ہرگاہ ز کاینات معدوم — ایں ضد و عداوتش نہ معلوم
ہرگاہ نشان ایں نہ آثار — آنگاہ بشادی است آزار
ہرگاہ بخویش خود خدا بود — وانگاہ نہ جبیب[2] آشنا بود

بازیچۂ خود خود کرد نمودار
نانک دیگر نہ کرد ایں کار

۲۱-۱

ہرگاہ خدا از خود مبرا بودہ است — آنگاہ نہ بندۂ نجابت[3] بودہ است
ہرگاہ احد خدا لطیف است — بے[4] بردہ بخلد کی حریف است

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "ذیب" غلط ہے [2] P.M. قلمی نسخہ میں جبیب غلط ہے [3] P.M. قلمی نسخہ میں "نجابت" غلط ہے [4] P.M. قلمی نسخہ میں "بے بُردہ" ہے

ہرگاہ زبیچگون است خودکار ‏ ‏ آنگاہ نمود سے نے زلبس بار
ہرگاہ خدا بخود مُصفّا ‏ ‏ آنگاہ نہ بیم سے نے ہراسا

خود بازی خودکند بازی
نانک صاحب بکار[1] سازی

۲-۲۱

ہرگاہ مجی خدا بخود داشت ‏ ‏ آنگاہ نہ مُرد زندہ انگاشت
ہرگاہ کمال خود خدا بُود ‏ ‏ آنگاہ نہ ترس نزع[2] ما بُود
ہرگاہ مجید حق واحد ‏ ‏ آنگاہ نہ راحم است شاہد
ہرگاہ کسی خدا و غایب ‏ ‏ آنگاہ زبندِ جُملہ طایب

ہرگاہ خودش بخود بدلعیت
نانک خود ساخت خود ودلعیت

۳-۲۱

ہرگاہ کمال طیب و کامل ‏ ‏ آنگاہ لبغل وغش شامل
ہرگاہ زبیچگوں چہ اچوں ‏ ‏ نے[3] عزت خواری است گردوں

[1] قلمی نسخہ F.M. میں "بہ کار" غلط ہے [2] F.M. قلمی نسخہ میں "نزع تو" غلط ہے [3] F.M. قلمی نسخہ میں "نے عزت" غلط ہے

هرگاه کمال پاک وشش[1] بود — آنگاه نه بیم هول کس بود
هرگاه به نور حسن گیراست — آنگاه نه اشتها نه سیراست

این کرده کنند سازگار است[2]
نانک را کردگار بی شمار است
۲۱-۴

هرگاه جمال خویش بنمود — آن گاه نه مادر و پدر بود
هرگاه بجبد[3] خویش داند — آن گاه کتب علم که خواند
هرگاه خدا بخویش خود ساخت — از فال به نیک و بد که بشناخت
هرگاه خودش بلند خود بوم — آنگاه نه خادم[4] است و مخدوم

بیننده زدیدن است رنجور
نانک خود کرده خویش مشهور
۲۱-۵

هرگاه نه هول و بیم دمساز — آنجا به کسی نه گشت همراز
خود را بخودش همیشه تسلیم — از عنصر نیست و خلل تعظیم

[1] P.M. قلمی نسخہ میں پاک دس ہے شاید پاک دش یا پاک رس ہو [2] قلمی نسخہ میں دونو مصرعوں میں "است" ندارد ہے [3] P.M. قلمی نسخہ "بجد" O.S. بجلد
[4] P.M. قلمی نسخہ میں "جادم" ہے O.S. سکھمنی صاحب خادم

هرگاه احد یکی یک آمد هرگاه بخویش خود بخود گفت		آنگاه نه فکر کس درآمد آنگاه که گفت وکه بشنفت
	گوناگوں ازبلند و بالا نانک خود را بخود وصالا	۲۱-۶
هرگاه خدا از خود نمود است از ذنب و ثواب و بیم و امّید در دُنیا مثال حرص خلخال[۱] از شادی و غم عزیز خوار است		از عنصر ساخت ایں وجود است کس دوزخ کس بہشت را قید از ما و منی خواص اشکال از گوناگوں سخن گذار است
	ایں بازی خود بخود نمود است نانک چوں بازی بُرد احد بُود است	۲۱-۷
آنجا که عبادت است معبود خود صاحب اینکه هر دو حصّه		آنجا واسع بعارفاں بود ایں بازی[۲] او از وست قصّه

۱؎ P.M. قلمی نسخہ میں خلخال ہے۔ O.S. سکھمنی صاحب کے مطابق "جنجال" اصل لفظ ہے ۲؎ P.M. قلمی نسخہ میں "تازی" O.S. سکھمنی صاحب "بازی"

خود ساخت ایں ہمہ عجائب
آں را کہ دہد ز نام خود کام

خود با ہمہ خویش نیز طایب[۱]
دیگر را کند ز رنج در دام

کس را ز حساب او نہ سنجید
در گفتۂ نانک آں نہ گنجید

۸-۲۱

سلوک

جان و جاندار توئی زیبا خویش تو باشی بکار
نانک واحد وسیع دیگر را نیست بار

خود متکلم[۲] خود ہم سامع است
آنچہ کہ او ساخت ذرۂ کائنات
زو کہ جدا نیست دیگر رسید[۳]
ہر کس را بارِ خدا نور تافت

واحد خود جملہ خود جامع[۲] است
ساختہ خود کرد بخود و اصلات
جملہ جہاں رشتہ خود در کشید
روشنئ نام ہماں مرد یافت

[۱] یہاں غالباً "غائب" ہوگا [۲] P.M. قلمی نسخہ "عامع" غلط ہے [۳] P.M. قلمی نسخہ "خدا"، O.S. سکھنی صاحب "جدا" صحیح ہے۔

۲۲-۱

آنکه بیک بیند عارف همان
نانک آن جمله جان است جان

جان وجاندار همه دست او — بیکس راکس بود وهست او
کس نه کشد[1] کآں را حافظ توئی — مرده بود آنکه فرامشش توئی
ترک ازو کرده کجا میروی — بر جمله آن است یکی نے دوئی
جان وجاناں بدست قضاست — ظاهر وباطن بتو[2] همره شماست

۲۲-۲

مایه خوبی است وغایب برآں
نانک پیوسته خدا یاد آں

کامل به کمال است لطیف الحکیم — بر همه کس باشد رحمان رحیم
قدرت خود را خود داند عمل — صورت او معنی او مشتمل
پرورش گوناگوں جان کند — آنکه سرشت است بخود آں کند
هر کس را خواهد دهش وصال — عابد معبود خدا ذوالجلال

[1] P.M. قلمی نسخہ میں "کند"۔ O.S. سکھنی صاحب "کشد"۔ [2] P.M. قلمی نسخہ میں "بتو"۔ O.S. سکھنی صاحب "او"

هر کہ یقیں در دلِ خود داندش
نانک یک مبدع را خواندش
۲۲-۳

هرکس بپوست خدارا بود — آں را امید بجا[1] می رود
بندہ را بندگیش آمدہ — حکمِ خدا یافت ہماں آمدہ
برتر ازیں نیست دگر امتیاز — در دلِ خود دارد آں کارساز
گردد آزاد ز بند آں[2] شداست — شادی در شرف قدم مرشد است

شادی اینجاست وبعالم تعال
نانک خود باز خدا را وصال
۲۲-۴

صحبتِ درویش شدہ شادماں — وصفِ خداخواند خرم دلِ آں
نامِ خدا گرداں برخود شریف — گردد کمیاب وجودت لطیف
وصفِ خدا شربتِ متکلم است — خاصہ جانت[3] بہیں سالم است
آنکہ شب و روز مقرب خدا است — دور ز بیخرد ضلالت رہا ست

[1] P.M. قلمی نسخہ "بجانبہ"، S.O. سکھمنی صاحب "بجا می رود" [2] P.M. قلمی نسخہ "اشدہ" [3] P.M. قلمی نسخہ "جانب"

۲۲-۵

در دلِ خود جای دِه این قال را
نانک بر حسبِ مُراد است تُرا

هر دو جهان گیرد از حق بنام — بار خدا در دِل کُن والسلام
کامل مُرشد که هدایت کمال — در دِل کُن کردهٔ او راست حال
در دل و جاں ذکر کسی از خدای — درد و غم از خاطرِ تو مے رُبای
در دل و جاں آنکه خدا آرَیش — درد و غم از خاطر بردارَیش

۲۲-۶

نکته سیکے دار بدل اندرُوں
نانک از آمد رفتن برُوں

بے او کس دُور۱ دِگر می رود — باشی پا یدار بیا دار شود
بے غمی باتُست ہول۲ از قصاص — بارِ خدا لُطف کند جاں خلاص
آنکه خدا خواست الم نایدش — نام خدا یاد بخوش داردش
ہیچ نه اندیشه ماند نه کبر — کس نتواند رسد آنجا به جبر

۱ P.M.۵ قلمی نسخہ میں "دُور" ندارد ہے ۲ P.M.۵ قلمی نسخہ "بہ ہول"

بر سرِ تو مرشدِ کامل قیام
نانک زاں گشتہ کارت تمام

کامل خرد است نظرِ رحمتش
شرف قدم او کہ نہایت عجوب
تحسیں بر خادمِ خدمت قبول
در دل ہر کس شود آں بہرہ مند

دیدنِ دیدار رود زحمتش
میوۂ مقصود ز دیدارِ خوب
محرم آں کامل دارد اصول
ہرگز نزدیکش نآید گزند

زندگیش یافت حیاتِ مدام
نانک در صحبتِ درویش کام

۸-۲۲

سلوک

کحل بصارت کہ داد مُرشدِ کامل تُرا بہرِ تو شد توتیا
بارِ خدا لُطف ساخت صحبتِ درویش یافت نانک نامِ خدا

P.M.d قلمی نسخہ میں زحمت غلط ہے

صحبتِ درویش بدیدن خدا
باطنش از جمله آرامیدن است

نام خدا باشد شربت غذا
گوناگوں رنگ از و دیدن است

دولتِ جاوید خدا است نام
ہاتف از غیب سروشت دہد

باطن آرام از و یافت کام
گفتن نتواں کہ بگوشت دہد

ہر کس دیداست بخود وانمود
نانک آں مرد خبردار بود

۲۲-۱

ظاہر آں ست بباطن ہماں
از عرش و کرسی بیَن الارض

ماندہ در ہر دل موجود آں
جملہ جہاں راست کمال الغرض

در دل و جان است محبت خدا
آب و ہوا آتش و خاک است ایں

آنچہ کہ خواہد شد آں رہنما
اربعہ عنصر بہمہ طرف بیں

فارغ از و نیست ترا ہیچ جای
از یمنِ مرشد نانک خدای

۲۳-۲

در کلام الله و قال از بنگری
از کلام الله هر کس در کلام
این همه بازی ازاں بازیگر است
این همه جانست فروغش ز نور

در کواکب ماه و خور یک شمری
خود نگوید هیچ گاهی یک پیام
هرگز آن مطبوع ؟ فی از دیگر است
کامل مانده است به نزدیک و دور

از زمین مرشد شک[ك] دور باد
نانک از جان و تن این اعتقاد

۲۳-۳

مرد خدا جمله یک بین شده است
مرد خدا را بشنو خوش سخن
هر کس دانست همین گویدش
هر که بود آں را خوش میکند

مرد خدا در دل ایماں درست
با جمله نام خدا در چمن
راست سخن اہل دلاں جو بیدش
کرده کننده است خدا می کند

باطن آن است و ظاهر همان
نانک محتاج بدیدار آں

۲۳-۴

ك P.M. قلمی نسخه نیک .S.O. سکھمنی صاحب "شک"

ذات درست است درتش صفات[1] — هست ازو جمله این کائنات

حسب ارادت کرد این عرض همیں — حسب ارادت شد این واریں

گوناگوں بازی نشناخت[1] کس — هر که را خواست کند وصل[2] بس

کیست مقرب وکرا گفت دو — خود بخود آں باشد با خود سرور

باطنِ آں کس که بخود راه داد
نانک آں مرد بخود داشاد
۲۳-۵

جمله جاندار خودش پرورد — در جمله چشم خودش بنگرد

این جمله ریخت ازاں انجمن — وصفِ خودش بشنود از خویشتن

بازی خود ساخته کون وفساد — فرماں بردار کند انقیاد

در جمله آمدہ[3] از همه جدا — آنچه که کرد ست بگوید خدا

فرماں می آمد فرماں رود
نانک برحسب ارادت شود
۲۳-۶

[1] P.۱۳ قلمی نسخہ "بشناخت" . S.O سکھمنی صاحب "نشناخت" [2] P.۱۱ قلمی نسخہ "فضل" S.O سکھمنی صاحب "وصل" [3] P.۱۱ قلمی نسخہ "آمدہ" S.O سکھمنی صاحب "آمد"

غیر ازاں نیست کسی را کمال — دیگر کس کیست بایں ذو الجلال
فعل نکو خویش چہ نیکو بہ است — خویشتن از باطن خود آگہ است
ساختنش راست بخود راستی — آنجا و اینجا بخودش خواستی
قدرت او را نتواں ہیچ گفت — ثانی اگر باشد گوید شنُفت

کردۂ او جملہ مقبول راست
از یمنِ مرشد نانک رواست
۲۲-۷

ہر کہ دانست ہمیشہ بشاد — وصل بخود آنکہ خداوند داد
آنکہ غنی است غنی سُرخروست — زندہ دریاد و مُردن باوست
تحسین صد رحمت صد آفریں — از یُمنِ اوست جہاں جملہ ایں
آمدنت رفتن ایں است کار — صحبتِ او نام خدا در دل آر

خویش نجات است بنجاتم گذار
نانک آں مرد خدا را چو یار
۲۲-۸

P.M.S قلمی نسخہ "بست" S.O.S سکھمنی صاحب "ہست"

سلوک

کامل خدا را یاد کن تا نامِ کامل دانیش
نانک به کامل وارشد[۱] از وصفِ کامل خوانیش

گفته از مرشدِ کامل شنید — بارِ خدا باید نزدیک دید
دم بدم از ذکرِ خدا یاد کن — دلِ خود را از غم آزاد کن
گوناگوں ترک کن امّیدها — خاک طلب پای زمردانِ خدا
بگذر از خویش این غرض[۲] دار — صحبتِ درویش زدوزخ برآر

بایه از نامِ خدا کن جمیع
نانک از مرشدِ کامل شفیع

۲۴-۱

صحبت بتوکّل شاد الصّحیح — صحبتِ درویش بنامش فصیح
ترک زدوزخ که رهای[۳] ست جاں — وصفِ خدا آبحیات بخواں

۱؎ P.M. قلمی نسخہ "وارشد"، O.S. سکھمنی صاحب "وارسد" ۲؎ P.M. قلمی نسخہ "غرض دار"، O.S. سکھمنی صاحب "عرض دار" ۳؎ P.M. قلمی نسخہ "رہانست" O.S. سکھمنی صاحب "رہائی"

در دل میدار خدا پاک ذات
خالق باری است وهاب الرزّاق

ذات یکی گوناگونش صفات
رافع و فتاح علی الاطلاق

نامش دریاد به تکرار کُن
نانک جان راست همین کار کُن

۲-۲۴

قول ز عارف چه نکو آیت است
سامع اعمال شود رستگار
فیض بخود بهره صحبت دهد
آواز الهام رسد باطنش

چون دُرِ مکنون بلا غایت است
خویش و مردان دگر سبکبار
آنکه بدل یاد خدا را کند
بشنود و شاد شود خاطرش

ناصیه احوالش ظاهر خداست
نانک مفروغ ازان هماست

لایق پناهی[1] شنید آمدم
مقدم درویش همه خاک بُود

لُطف کُن ای باری دید آمدم
شربت از نام خدایت نمود

[1] P.M. قلمی نسخہ "بے جاہی" O.S. سکھمنی صاحب "پناہی" صحیح ہے۔

خدمت کن لطف کند مرشدت — کال آں وقت شود خدمتت
بگذر از دنیا مکاره رای — نام خدا را بزباں می سرای

از یمن مرشد جملہ صفات
نانک بردار بہ محمل شناست
۲۴-۴

بشنو از وصف خدا را مدام — یکدم ہشیار شده مستدام
خوشدل بتوکّل از وصف خواں — در دلِ ہر کس کہ شود کامراں
حسب مرادات شود کامیاب — بہتر آں مرد نجات اکتساب
از ہمہ کس یافت عالی مکان — آمد شد نش نشود در جہاں

مایہ خدا نفع بردار دش
نانک آں را کہ نصیب آیدش
۲۴-۵

صحّت[1] و خیریّتِ اعجاز کس — عقل و تصوّف ہمہ آنجاست بس[2]
قسمت مقسوم خدا قادر است — معنی و اہل است نکونا در است

[1] P.M. قلمی نسخہ "صحبت" O.S. سکھمنی صاحب "صحت" [2] P.M. قلمی نسخہ "نحس" O.S. سکھمنی صاحب "بس" صحیح ہے

دولت جاویدش گلِ ابتسام
محسن تصویر یگانہ خدا

باہمہ کس از ہمہ دورش مقام
بینا در جملہ یکتا نما

میوۂ مقصود ہماں مرد دید
نانک از مرشد نامش شنید

۲۴-۶

بارِ خدا را کہ کسے یاد کرد
وصفِ خدا نام بشکرانہ گفت
مصلحتِ کار بنام آں قدیر
جملہ خطا صحبتِ درویش رفت

درہمہ جا خود را ارشاد کرد
مصحف و تشریع[1] نگفت و شنفت
طاعت از ربّ المعبود گیر
کرم خدا باز رہاند ز تفت[2]

صحبتِ کس کرم خدا یافتہ
نانک در حفظش بشتافتہ

۲۴-۷

دِل کہ محبت بہ شنیدن خداست
از غم[3] موجود عدم گشت طیب

نورِ خدا در دلِ او انجلاست
ایں تن کم یابش گرد مجیب

[1] P.M. قلمی نسخہ تسریع۔ S.O. سکھبنی صاحب "تشریع" [2] P.M. قلمی نسخہ نفت۔ S.O. سکھمنی صاحب، تفت یعنی جلنا۔ دوزخ کی آگ مراد ہے
[3] P.M. قلمی نسخہ "درغم" S.O. سکھمنی صاحب "ازغم"

پاک بخوبی و شیریں سخن
دردربا[ل] باد و هم غم ربای

نام یکی در دل خود جای کن
نام مبارک که بدل کرد جای

از همه عالی است بخوبی اعلیٰ علی
نانک نامش شنوی خوشدلی

۲۴-۸

تمت

ماه مارچ سنه ۱۹۳۵ء ۔ امرتسر

مهرالدین منشی عالم خوشنویس تحریر نمود

ل P.M. قلمی نسخه "دردنما" ـ S.O. سکھنی صاحب "دردربا" صحیح معلوم ہوتا ہے ـ

The Manuscript bears the following note of classification on its fly-leaf:

Recueil de poesies mystiques,
Persan,
Polier 23,
Volume de 55 Feuillete,
16 Aout, 1875.

This indicates that the manuscript is classified under Persian mystic poems, and was numbered 23, among the things received from the collection of Colonel Polier, and that it has 55 leaves, and that it was registered on the 16th of August 1875 in the Library.

Other information concerning the time when Colonel Polier brought it from India which was conveyed by the Librarian verbally to the editor is related elsewhere in this introduction.

The manuscript copy which was brought from Paris is deposited in the Manuscript Section of the Library of the Khalsa College, Amritsar.

Umrao Singh Shergil.

Amritsar,
May, 1935.

Little or no attempt has been made to correct the shortcomings of metre or to improve the defects of syntax which abound in this composition, except where it could be easily done by a slight alteration. To attempt a better rendering would be tantamount to rewriting the whole, which would have destroyed the character of the work which had to be presented as it was written by the translator, except where the manuscript seemed obviously to have been corrupted by the ignorance or carelessness of the copyist.

The publishers are grateful to the National Library of Paris for its consent for the publication of the text.

A facsimile of the certificate of the Librarian of the said Library is reproduced in this edition the translation of which is as follows:—

I the undersigned E. Blochet, Librarian of the department of Manuscripts of the National Library, certify that the Sirdar Umrao Singh Sher-Gil has copied the Diwan of Nanak Shah, from the copy of the National Library, the Manuscript 687 of Supplement Persian.

(Signed) E. Blochet.

could not be ascertained, the doubtful readings have been left in the text and the fact noted in the foot-notes. In the foot-notes P. M. stands for the Paris Manuscript, and O. S. *indicates* the *Original Gurmukhi* text of the *Sukhmani*. It was intended to print the Paris Manuscript with only such alterations of the text as were most obvious and could be made by a slight alteration of the obviously corrupted text, and to indicate the original corrupt readings in the foot-notes; also to leave the doubtful corrupt readings in the text and to indicate in the foot-notes the possible correct readings, which were suggested by the sense of the original Gurmukhi text of the *Sukhmani*. Unfortunately this has been neglected partly through the scribe (who stands for the type-setter in lithographic productions) not following a uniform method. It is to be hoped, however, that this will not interfere much with the value of the text, as here presented, because every change suggested or made has been indicated in the foot-notes.

It will be noticed that in most cases where the corrections have been made or suggested, an attempt has been made to keep to the main outline of the words corrected which could have been mistaken by a careless copyist in reproducing the evidently hurriedly written text of the earlier manuscript from which he was copying the manuscript which is in the Paris Library, and which, as pointed out, is in good *Nastaliq* caligraphy.

The author seems to be somewhat familiar with the terms of Sufi mysticism and Islamic theology in its Arabic phraseology, and the one or two instances in which he has retained the Hindi words are probably due to his not finding a proper equivalent in Persian or Arabic, or it may be due to his preference for a Hindi word which seemed familiar to him.

We need not entertain the idea that a Prince like Dara Shikoh, who like his illustrious ancestor Akbar the Great had a great preference for the study of different religions and who translated such works as '*Upanishads*' into Persian, was instrumental in getting the '*Sukhmani Sahib*' translated into Persian; for had he done so, this work would have been far superior in literary excellence to what it is.

This work, in spite of its palpable defects, has been deemed worthy of publication, not only to preserve it from the hands of oblivion but in appreciation of the devotion which is manifest from the undertaking of the author. And for this reason this early attempt at rendering the religious thought of the Fifth Guru is worth preserving even if a better and later translation were available. Who knows what future research concerning it may reveal as to its author and the time it was composed?

The misreadings and errors in the Paris manuscript have been duly noted, in most cases in the form of foot-notes or where the correct readings

the ideas inculcated in the original, but whose knowledge of Persian and Arabic consisted more of the vocabularies of these languages than of its grammatical use in the form of Poetical or Prose literature. Whoever he was, he seems to have had a considerable stock of words and phraseology by learning up the concise lexicons of these languages which were current in those days, such as Khalik Bari, etc., and attempted to render the original ideas into Persian with the help of these words without being able always to give them a correct grammatical construction or elegant poetic form.

Can it be that this work was done by a Muslim? It is unlikely, because in that case the author would not be most probably so familiar with the meanings of the original, as the nature of this work shows he certainly was, and at the same time he would not be so unfamiliar with Persian diction.

Only in a few instances the original Hindi words seem to have been retained, such as '*Janjal*' in stanza xxi-7

On the whole the translation, though more or less free, appears to follow the original Gurmukhi text literally rather closely and in spite of the rendering being very free and wide of the original sense in some instances, this dependence of the translator on the original text clearly shows that it was available to him either through his own study or through the explanations of those who helped him.

copy to India, from which the present lithograph edition is printed.

The value of this work seems to me to lie not so much in the correctness of translation or its Persian diction, which on the face of it is rather poor, but the fact that it was an attempt made presumably at an early date in Sikh literary activity to translate one of their important religious works into the Persian language.

The work bears no date of its composition or copying, nor name of the author of this rendering, and unless some manuscript is found in India which can furnish this information, the question of its authorship and chronology must remain a speculation mainly dependent on internal evidence.

It seems to me that this work cannot be ascribed to Bhai Nand Lal, whose known Persian Poetry is of an order far superior to this composition, and for the same reason we cannot ascribe it to the Tenth Guru, the Persian of whose '*Zafarnama*' is of a much higher literary order than this work. It is also difficult to believe that it was undertaken under the supervision of the Tenth Guru and the literary guidance of Bhai Nand Lal, unless the vicissitudes of war somehow prevented its correction and approval by them.

I am, therefore, inclined to think that it is the work of some Sikh devotee, who was well versed in

which resulted in the misreadings in the copy now belonging to the National Library of Paris. This fact is evident from the nature of this manuscript which contains such palpable errors as the name 'Nanak,' which occurs at the end of each stanza, being spelt as 'Nayak' very frequently. This shows that the copyist was probably not aware of the nature of the work he was copying and consequently many small but easily detectable errors crept into this manuscript for this reason also. Fortunately almost all of these errors, which sometimes consist of a dot being wrongly placed on a Persian letter or being omitted altogether, were not difficult to correct by simply referring to the original Gurmukhi words, the translation of which they purported to be. Thus I hope that very few, if any, mistakes in the restoration of the original reading still remain uncorrected.

As to the history of this manuscript, no more information is available at the National Library than the fact that it was brought by Colonel Polier from India to France at the end of the 18th century and was presented to the National Library of Paris and was catalogued on 16th of August, 1875, under the heading of 'Collection of mystic Poetry, Persian, Polier 23, volume of 55 leaves.'

I returned my rough first draft of this manuscript with my suggested corrections and restorations to the National Library of Paris and sent the fair

FOREWORD.

During my short stay in Paris, in January 1921, I visited the National Library (Bibliotheque Nationale) with the object of finding some manuscript of the Persian *Rubais* of Sarmad Kashani. While looking through the catalogue of manuscripts there, I came upon a manuscript entitled *"Diwan Nanak Shah"*, which I got interested in and asked the Librarian to let me have a look at. I copied out a few stanzas from it and returning to India found that it was a sort of a rendering of the Sikh Scripture known as *Sukhmani Sahib.*

I asked my brother Sirdar Sir Sundar Singh Majithia to arrange to get a copy of the whole work, if he thought it of interest to the Sikh Community. But somehow this could not be arranged.

Eight years later, early in 1929, I visited Paris again and decided to make a copy of the *"Diwan Nanak Shah"* myself, which was done in the month of May. This rough but accurately executed copy was subsequently transcribed by me in clear *nastaliq* handwriting, and then collated with the original text of *Sukhmani* in Gurmukhi to ascertain the numerous corrupt readings in the Persian manuscript, which though in a very fine hand is evidently copied from some earlier manuscript in a running or *shikastah* script,

AKAL SAHAI.

DIWAN-I-NANAK SHAH

OR

Persian translation of the Sukhmani

transcribed from the copy in

The Bibliotheque Nationale Library, Paris,

AND PUBLISHED BY

S. Ganda Singh, Research Scholar,

FOR

The Sikh History Research Department,

Khalsa College, Amritsar.

AUGUST 1935.

Printed by Sardar Lakhbir Singh Manager & Printer of
The Wazir-i-Hind Press, Hall Bazar, Amritsar.

DIWAN-I-NANAK SHAH.

DUE DATE

ف — ن۱۱د

ف۵ ۸۹۱۶۵۱۴۵ — ن۱۱د

۶۰۳۵

دیوان نانک شاه

Date	No.	Date	No.